سلسلہ اصلاحی خطباتِ جمعہ و دروس نمبر: 11

زنا کی قباحت و نقصانات

اور اسلافِ امت کے پاک دامنی کے پرتاثیر واقعات



مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات

اور تعارف کتب کے لیے اس وانس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 92 3191982676

فہرست

زنا کی قباحت ونقصانات اور اسلاف امت کے پاک دامنی کے پرتاثیر واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّابَعْد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾(الأنعام:١٥١)

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾(الإسرآء:٣٢)

وَفِي مَقَامٍ آخَرَ:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾(النّور:٢)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ،وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ،وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً،يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.[1]

[1] صحیح البخاری:کتاب المظالم والغصب،باب النهبی بغیر اذن صاحبه،رقم الحدیث:٢٤٧٥

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنهُ الإِيمَانُ كَانَ عَلَيهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انقَطَعَ رَجَعَ إِلَيهِ الإِيمَانُ. [1]

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں زنا جیسے بڑے گناہ کی ہولنا کی اور قباحت کو بیان کیا ہے، زنا ایک سنگین اور قبیح ترین گناہ ہے، دین اسلام جہاں زنا سے منع کرتا ہے وہیں اسباب زنا کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے، شرک کے بعد زنا کی نجاست وخباثت تمام معصیات سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ گناہ ایسا ہے جو دل کی قوت و وحدت کو پارہ پارہ کر دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان میں مبتلاء ہونے والوں کی اکثریت مشرک ہوتی ہے، جب یہ گناہ دل کو نجاست سے بھر دیتا ہے تو یقیناً اللہ طیب و پاک ذات سے انسان کی دوری ہو جاتی ہے۔ دین اسلام اس بدکاری کی ہر شکل سے روکتا اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ سراً ہو یا جہراً، ہمیشہ کا ہو یا ایک لحظہ کا، آزادی سے ہو یا غلامی کے ساتھ، اپنوں سے ہو یا بیگانوں سے، حتی کہ اس کی طرف لے جانے والے اسباب کے قریب جانے سے بھی منع کرتا ہے۔ قربِ قیامت میں زنا، اور اس طرح کے دیگر جرائم کی کثرت ہوگی۔ ان جرائم کی وجہ سے لاعلاج امراض اور سماوی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔
قرآن وحدیث میں اس کبیرہ گناہ سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔

زنا کے قریب بھی مت جاؤ

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ (الإسرآء: ۳۲)

ترجمہ: اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو، وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے۔

---

[1] سنن أبی داود: کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الإیمان ونقصانه، رقم الحدیث: ۴۶۹۰

اس آیت میں فرمایا کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ یعنی اسکے مبادی اور مقدمات سے بھی بچو۔

اللہ کے نیک بندوں کا وصف

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے عباد الرحمٰن کے اوصاف بیان کئے ہیں، اِن میں ایک وصف یہ ہے کہ اللہ کے نیک بندے زنا نہیں کرتے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ (الفرقان: ٦٨)

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے، اور جس جان کو اللہ نے حرمت بخشی ہے، اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کرتے ہیں، اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا، اسے اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کامل ایمان والوں کی نشانی

قرآنِ کریم میں اللہ رب العزت نے کامل ایمان والوں کے سات اوصاف بیان فرمائے، ان میں ایک وصف اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا ہے:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ. إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ. فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ (۵تا۷)

ترجمہ: اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں، ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔

شریعت نے زنا کی روک تھام کے لیے سخت سزا مقرر کی تا کہ معاشرے میں اس قبیح

فعل کا سدِ باب ہو، اگر غیر شادی شدہ ہے تو اِس کی سزا سو کوڑے ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے اور اس سزا کے نفاذ کے وقت ایمان والوں کی ایک جماعت بھی حاضر ہو تا کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

زنا کرنے والے کی دنیاوی سزا

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النور: ۲)

ترجمہ: زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگائیں، اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تو اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے، اور یہ بھی چاہیے کہ مومنوں کا ایک مجمع ان کی سزا کو کھلی آنکھوں دیکھے۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ زنا کرنے والے شادی شدہ نہ ہو، اگر زنا کرنے والے شادی شدہ ہو تو انکو رجم کرنے کا حکم ہے۔

عورتوں سے پاک دامنی پر بیعت لینا

اس سے بھی اس جرم کی سنگینی کا احساس ہونا چاہئے کہ عورتوں سے بیعت جن الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتے تھے، قرآن میں ان کو بھی محفوظ کر دیا گیا ہے یعنی عورتوں سے عہد لیا جاتا تھا:

﴿وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِينَ بِبُهْتَانٍ﴾ (الممتحنة: ۱۲)

ترجمہ: وہ بدکاری نہیں کریں گی اور نہ اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ایسا افترا باندھیں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان تراشا ہوگا۔

زنا کی برائیوں کی انتہا نہیں، مثلاً زنا کے پھیل جانے کے بعد شر وفتن کے چشمے ابل پڑتے ہیں، قوم کی کشت وخون کی گرم بازاری ہوتی ہے، اعمال واخلاق کی مٹی پلید ہو جاتی ہے، ملک کا معیارِ اخلاق گر جاتا ہے، زنا کار قوم کی رفعت وعظمت کا قصر رفیع زمین بوس ہو جاتا ہے، شان وشوکت ملیا میٹ ہو جاتی ہے، پھر انسانیت میں جونہی کمزوری آئی امن وامان خطرہ میں گھر جاتا ہے، غریبوں کی جان لب پر آ جاتی ہے، ملک صحت کے اعتبار سے نیچے آ جاتا ہے اور جوانانِ قوم خصوصاً اور عام افراد عموماً متعدی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کرنیوالے کے متعلق سخت وعیدیں بیان کی ہیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

زنا کرنے والا زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ يَـزْنِـي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُـوَ مُـؤْمِـنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. ❶

ترجمہ: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، اسی طرح سے جو چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا، اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت مومن نہیں ہوتا، اور جس وقت کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ مومن نہیں ہوتا۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب المظالم والغصب، باب النهبى بغير اذن صاحبه، رقم الحدیث: ۲۴۷۵

زنا کے وقت ایمان دل سے نکل جاتا ہے

دوسری حدیث میں اسکی تشریح ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ. ❶

ترجمہ: جب بندہ زنا کرتا ہے، تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے سر پر سائبان کی طرح معلق ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس معصیت سے فارغ ہو جاتا ہے، تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

زنا کرنے والے کے لیے تین عذاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. ❷

ترجمہ: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، اور نہ انکو پاک کرے گا، اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ایک تو زنا کار بوڑھا، دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا تکبر کرنے والا مفلس۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زنا کرنے والے کے لیے تین بڑے عذاب ہیں:

۱......اللہ رب العزت اُس سے کلام نہیں کریں گے۔

۲......اللہ رب العزت اُسے گناہوں سے پاک نہیں کریں گے۔

۳......رب العالمین اُس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے۔

---

❶ سنن أبی داود: كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، رقم الحديث: ۴۶۹۰

❷ صحيح مسلم: كتاب الايمان، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار الخ، رقم الحديث: ۱۰۷

زنا کرنے والوں کا برہنہ تنور میں جلنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرماتے تھے کہ تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو عرض کر دیتا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مشیت کے موافق اس کی تعبیر بیان فرما دیتے تھے۔

چنانچہ حسب دستور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا: تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پاک زمین (بیت المقدس) کی طرف لے گئے۔

آپ صلی اللہ علی وسلم نے مختلف لوگوں کو مختلف عذاب میں دیکھا، ان میں سے ایک عذاب یہ دیکھا:

فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ: فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا.

ترجمہ: تنور کی طرح ایک گڑھا ہے جس کا منہ تنگ ہے اور اندر سے کشادہ ہے، برہنہ مرد وعورت اس میں موجود ہیں اور آگ بھی اس میں جل رہی ہے، جب آگ (تنور کے کناروں کے) قریب آجاتی ہے تو وہ لوگ اوپر اٹھ آتے ہیں اور باہر نکلنے کے قریب ہوجاتے ہیں اور جب آگ نیچے ہوجاتی ہے تو سب لوگ اندر ہوجاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے بتایا:

وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي.❶

ترجمہ: وہ برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور کی طرح گڑھے میں تھے وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زنا کرنے والوں کے لیے کتنی سخت سزا ہے کہ وہ برہنہ آگ کے تنور میں جل رہے ہیں۔

پانچ گناہوں کی پانچ دنیاوی سزائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ گناہوں کی سزا پانچ چیزیں ہیں۔

مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ، وَمَا حَكَمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْفَقْرُ، وَلَا ظَهَرَتْ فِيهِمُ الْفَاحِشَةُ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَالَ إِلَّا مُنِعُوا النَّبَاتَ وَأُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَلَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ.❷

۱......جو شخص عہد شکنی کرتا ہے اللہ اس پر اس کے دشمن کو مسلط اور غالب کر دیتا ہے۔

۲......جو قوم اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرے قوانین پر فیصلے کرتے ہیں ان پر فقر وفاقہ عام ہوجاتا ہے۔

۳......جس قوم میں بے حیائی اور زنا عام ہوجائے اس پر اللہ تعالیٰ طاعون (اور دوسرے وبائی امراض) مسلط کر دیتا ہے۔

❶صحیح البخاری: کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، رقم الحدیث: ۷۰۴۷

❷المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۱۱ ص ۴۵ رقم الحدیث: ۱۰۹۹۲ /الترغیب والترھیب للمنذری: ج ۱ ص ۳۰۹، رقم الحدیث: ۱۱۴۶. قال المنذری: سندہ قریب من الحسن ولہ شواھد/صحیح الترغیب والترھیب: ج ۱ ص ۴۶۸، رقم الحدیث: ۷۶۵

۴......اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں اللہ تعالیٰ ان کو پیداوار کمی اور قحط سالی میں مبتلا کردیتا ہے۔

۵......جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک دیتا ہے۔

قرب قیامت میں زنا عام ہو جائے گا

ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرمایا:

أَلا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعَهُ مِنْهُ. ❶

ترجمہ: لوگوں! میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جس کو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، ہوسکتا ہے کہ میرے بعد کوئی شخص آپ کو ایسا نہ ملے جس نے اس حدیث کو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔

إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

ترجمہ: بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا (یعنی حقیقی عالم اس دنیا سے اٹھ جائیں گے یا یہ کہ علماء کی قدر و منزلت اٹھ جائے گی) جہالت کی زیادتی ہو جائے گی (یعنی ہر طرف جاہل و ناداں ہی نظر آنے لگیں گے جو اگرچہ علم و دانش کا دعوی کریں گے مگر حقیقت میں علم و دانش سے کوسوں دور ہوں گے) زنا کثرت سے ہونے لگے گا (کیونکہ لوگوں میں شرم و حیا اور غیرت کم ہو جائے گی) شراب بہت پی جائے گی (اور پھر شراب خوری کی زیادتی، آبادیوں اور لوگوں میں فتنہ

❶ صحیح البخاری: کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، رقم الحدیث: ۵۲۳۱

وفساد پھیلنے کا باعث ہوگی)مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی (جن کے دم سے عالم کا نظام استوار و مستحکم ہوتا ہے)عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی (کہ جن کے ذریعہ ضروری اور اہم امور سرانجام تو کیا پاتے البتہ ان کی وجہ سے تفکرات اور پریشانیوں اور مال ودولت حاصل کرنے کا غم ضرور برداشت کرنا پڑتا ہے)یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا (اس سے یہ مرادنہیں کہ ایک ایک مرد کی پچاس بیویاں ہوگی بلکہ یہ مراد ہے کہ ایک ایک مرد پر پچاس پچاس عورتوں کی کفالت وخبر گیری کا بوجھ ہوگا جن میں مائیں ، خالائیں ، دادیاں ،بہنیں ، پھوپھیاں ، وغیرہ ہوں گی۔

(یعنی جنگ وجدال اور حادثات وغیرہ میں مردوں کی موت زیادہ ہونے کے سبب عورتیں زیادہ ہوں گی ، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کی ذمے داری ایک مرد کےاوپر ہوگی ۔)

کان ،آنکھ، ہاتھ اور پاؤں کا زنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ،وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ،وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ،وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ،وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى،وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ. [1]

ترجمہ: دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) دیکھنا ہے اور کان کا زنا باتیں سننا ہے اور ہاتھ کا زنا کسی کا ہاتھ وغیرہ پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا قدم اٹھا کر جانا ہے اور قلب کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے۔

[1] صحيح مسلم: كتاب القدر، باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره ،رقم الحديث: ٢٦٥٧

زنا کار پر اللہ کو بڑی غیرت آتی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ،مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي. ❶

ترجمہ: اے امت محمد! اللہ تعالی سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے، اس لیے اللہ تعالی اسکو پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی مرد یا عورت کو زنا کرتا ہوا دیکھے۔

زانیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبو کا تعفن

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب سنایا۔ جسمیں مختلف چیزوں کا ذکر تھا، ان میں سے ایک یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا،وَأَنْتَنِهِ رِيحًا،كَأَنَّ رِيحَهُمُ الْمَرَاحِيضُ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ:هَؤُلَاءِ الزَّانُونَ وَالزَّوَانِي. ❷

ترجمہ: پس میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سب سے زیادہ پھولی ہوئی تھی اور سب سے زیادہ بدبودار تھی، گویا کہ انکی بدبو نجاست بھرے بیت الخلاء ہیں، میں نے (ان دو فرشتوں سے) پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔

اسی طرح ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَالْجِبَالَ لَيَلْعَنَّ الشَّيْخَ الزَّانِيَ،

---

❶ صحیح البخاری: کتاب النکاح ،باب الغیرۃ ،رقم الحدیث: ۵۲۲۱

❷ صحیح ابن خزیمۃ: کتاب الصیام، بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيقِ الْمُفْطِرِينَ قَبْلَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ بِعَرَاقِيبِهِمْ ......الخ، ج۳ص۲۳۷، رقم الحدیث: ۱۹۸۶ /صحیح ابن حبان :باب صفۃ النار وأھلھا، ج۶ ص ۵۳۶، رقم الحدیث: ۷۴۹۱

وَإِنَّ فُرُوجَ الزُّنَاةِ لَتُؤْذِی أَهْلَ النَّارِ بِنَتَنِ رِيحِهَا. ❶

ترجمہ: بے شک ساتوں آسمان وزمین اور پہاڑ سب بوڑھے زنا کرنے والے پر لعنت کرتے ہیں اور بے شک زنا کرنے والوں کی شرمگاہ اپنی (انتہائی غلیظ) بدبو سے سارے جہنمیوں کو تکلیف پہنچائیں گے۔

زنا کی کثرت سے طاعون پھیل جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِذَا بُخِسَ الْمِيزَانُ حُبِسَ الْقَطْرُ، وَإِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ الْقَتْلُ وَوَقَعَ الطَّاعُونُ، وَإِذَا كَثُرَ الْكَذِبُ كَثُرَ الْهَرْجُ. ❷

ترجمہ: جب ناپ تول میں کمی ہونے لگے تو بارش روک دی جاتی ہے، جب زنا کی کثرت ہوجائے تو قتل (اموات) کی کثرت ہوجاتی ہے اور طاعون واقع ہوجاتا ہے، اور جب جھوٹ کثرت سے بولا جانے لگے تو ھرج یعنی قتل وغارت گیری کی کثرت ہوجاتی ہے۔

شرمگاہ انسان کے پاس امانت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْإِنْسَانِ فَرْجُهُ، ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ أَمَانَتِي عِنْدَكَ لَا تَضَعْهَا إِلَّا فِي حَقِّهَا، فَالْفَرْجُ أَمَانَةٌ، وَالسَّمْعُ أَمَانَةٌ، وَالْبَصَرُ أَمَانَةٌ. ❸

ترجمہ: اللہ تعالی نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ بنائی اور فرمایا: یہ تیرے پاس میری امانت ہے، اسکو اسکے حق کے علاوہ کہیں اور استعمال نہ کرنا، پس شرمگاہ امانت ہے، کان امانت ہے، آنکھیں امانت ہے۔

---

❶ مسند البزار: مسند بريدة بن الحصيب رضى اللّٰه عنه، ج۱۰ ص۳۱۰، رقم الحديث: ۴۴۳۱

❷ المستدرک على الصحيحين: كتاب الفتن والملاحم، ج۴ ص۵۴۹، رقم الحديث: ۸۵۳۶/قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. ووافقه الذهبي.

❸ الورع لابن أبى الدنيا: باب الورع فى الفرج، ص۹۲، الرقم: ۱۳۳

دوزخ کا خطرناک دروازہ زانیوں کے لیے ہے

عطاء خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ أَشَدُّهَا غَمًّا وَكَرْبًا وَحَرًّا وَأَنْتَنُهَا رِيحًا لِلزُّنَاةِ الَّذِينَ رَكِبُوا بَعْدَ الْعِلْمِ. ❶

ترجمہ: بے شک جہنم کے سات دروازے ہیں، سب سے غمناک، اندوہناک، گرم، زیادہ بدبودار زانیوں کا دروازہ ہوگا جنہوں نے جان بوجھ کر اسکا ارتکاب کیا۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا خطرناک گناہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ "**أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ**؟ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ "**أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ**" تم کسی کو اللہ کے برابر قرار دے دو، حالانکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد دوسرا گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ**" اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے مار ڈالنا کہ ان کو کھلانا اور پرورش کرنا پڑے گا۔ میں نے کہا کہ اس کے بعد پھر بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا: "**أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ**" اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔ ❷

زنا کی وجہ سے دعاؤں کی قبولیت سے محرومی

حضرت عثمان بن ابی عاص الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ حلية الاولياء: الترجمة: عطاء بن ميسرة، ج۵ ص ۱۹۸

❷ صحيح البخاری: كتاب تفسير القرآن، بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ، رقم الحديث: ۴۴۷۷

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ :هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟،فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارٌ.

ترجمہ: آسمان کے دروازے نصف شب میں کھول دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا ندا لگاتا ہے: کوئی مانگنے والا ہے کہ اسکی دعا قبول کی جائے؟ کوئی سوال کرنے والا ہے اسکو عطا کیا جائے؟ کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ اسکی کی تکلیف دور کی جائے؟ پس کوئی مسلمان بھی اس وقت دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے سوائے زنا کے لیے کوشاں رہنے والی زانیہ عورت اور ظلماً ٹیکس وصول کرنے والا۔ ❶

جب ایک نوجوان زنا کی اجازت مانگنے آیا

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، اتنے میں ایک نوجوان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

دربار نبوی میں موجود صحابہ کرام نے جب نوجوان کی گفتگو سنی تو سخت ناراض ہوئے، غصے سے ان کی رگوں میں خون تیز ہو گیا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خاموش رہنے کا حکم دیا اور خود نوجوان کو اپنے قریب کیا اور اس سے فرمایا: بتاؤ! تم کیا چاہتے ہو؟

نوجوان کہتا ہے: یارسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان! جس کام کی اجازت تو مانگ رہا ہے کیا

---

❶ المعجم الكبير :باب العين ،ج ۹ ص ۵۹ ،رقم الحديث: ۸۳۹۱/مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الأدعية، باب أوقات الإجابة، ج ۱۰ ص ۱۵۳ ،رقم الحديث: ۱۷۲۴۵ قال الهيثمي: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

چاہے گا کہ تیری ماں کے ساتھ یہی کام کیا جائے؟

نوجوان: قربان ہو جاؤں، اے اللہ کے رسول ہرگز نہیں!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اپنی ماؤں کے ساتھ یہ کام نہیں چاہتے۔ کیا تو پسند کرے گا کہ تیری بیٹی کے ساتھ یہ کام ہو؟

نوجوان: نہیں اللہ کے رسول، اللہ کی قسم میں ایسا نہیں چاہتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے یہ کام نہیں چاہتے۔ کیا تو اپنی بہن کے ساتھ اس کام سے راضی ہے؟ اسی طرح آپ نے پھوپھی اور خالہ کا بھی نام لیا۔ نوجوان ہر ایک کے جواب میں کہتا رہا: قربان جاؤں، ہرگز نہیں!۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان کو سمجھایا کہ بالکل اسی طرح کوئی بھی آدمی اسے گوارا نہیں کرے گا، کیوں کہ جب کسی بھی عورت سے زنا کا ارتکاب کیا جائے گا تو وہ کسی کی ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی یا خالہ ہی ہوگی۔

اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان کے سینے پر ہاتھ رکھا اور اس کے لیے تین دعائیں فرمائیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ.

ترجمہ: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔

راوی کا بیان ہے:

فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ. [1]

اس کے بعد یہ نوجوان کسی برائی کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتا بھی نہ تھا۔

[1] مسند أحمد: حديث أبي أمامة الباهلي، ج۳۶، ص۵۴۵، رقم الحديث: ۲۲۲۱۱

زنا سے بچنے پر غیبی نصرت ومدد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے جا رہے تھے، یکا یک ان پر بارش ہونے لگی تو وہ سب ایک غار میں پناہ گیر ہوئے اور اس غار کا منہ ان پر بند ہو گیا، (غار کے دھانے پر چٹان گرنے کی وجہ سے) پس ایک نے دوسرے سے کہا صاحبو! واللہ بجز سچائی کے کوئی چیز تم کو نجات نہ دے گی، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اس چیز کے وسیلہ سے دعا مانگے جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ اس نے اس عمل میں سچائی کی ہے۔

ہر ایک نے اپنے نیک اعمال پیش کئے، ان میں سے ایک نے اپنا یہ نیک عمل پیش کیا:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا. [1]

ترجمہ: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے چچا کی بیٹی تھی جو مجھ کو سب آدمیوں سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے ہم بستر ہونے کی خواہش کی مگر وہ بغیر سو اشرفیاں لینے کے رضامند نہ ہوئی، اس لئے میں نے مطلوبہ اشرفیاں حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کی، جب وہ مجھے مل گئیں تو میں نے وہ اشرفیاں اس کو دے دیں اور اس نے مجھے اپنے اوپر قابو دے دیا، جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھ گیا، تو اس نے کہا: اللہ سے خوف کر اور مہر بکارت کو ناحق نہ توڑ، یعنی بغیر شرعی طریقے کے میرے قریب نہ آ۔ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں، اے اللہ! تو خوب

[1] صحيح البخاري: كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، رقم الحديث: ٣٤٦٥

جانتا ہے کہ میں نے تجھ سے ڈر کر یہ کام چھوڑ دیا تو اب (اس چٹان کو) ہم سے ہٹا دے۔
چنانچہ اللہ رب العزت نے اُس کے اس نیک عمل کی وجہ سے چٹان کو کچھ ہٹا دیا، باقی دوساتھیوں نے بھی اپنا اپنا نیک عمل پیش کیا، آخر چٹان بالکل ہٹ گئی۔ معلوم ہوا نیکی ضائع نہیں ہوتی۔

زنا کی کثرتِ موت کا سبب ہے

رسول خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَلاَ فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ. ❶

ترجمہ: کسی قوم میں زنا کے عام ہونے کی وجہ سے موت کی بھی کثرت ہو جاتی ہے۔

زنا کی وجہ سے نئی نئی بیماریاں جنم لیتی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا. ❷

ترجمہ: جس قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے اور بلا روک ٹوک ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو طاعون کی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے، اور ایسے دکھ درد میں مبتلا کرتا ہے جس سے ان کے اسلاف نا آشنا تھے۔

زنا سے برکت ختم ہو جاتی ہے

امام یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ لَا تَكُونُ فِي بَيْتٍ إِلَّا نُزِعَتْ مِنْهُ الْبَرَكَةُ السَّرَفُ وَالزِّنَا وَالْخِيَانَةُ. ❸

ترجمہ: تین چیزیں جس گھر میں ہوں گی اس سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ تین

---

❶ مؤطا مالک: كتاب الجهاد، باب ما جاء في الغلول، ص ۶۵۴، رقم الحديث: ۱۶۷۰

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الفتن، باب العقوبات، ج۲ ص ۱۳۳۲، رقم الحديث: ۴۰۱۹

❸ حلية الأولياء: ترجمة: يحيىٰ بن أبي كثير، ج۳ ص ۶۹

چیزیں یہ ہیں:

۱......فضول خرچی، ۲......زنا کاری، ۳......خیانت۔

زنا کے نو اسباب جن سے شریعت نے منع کیا ہے

۱...... بلا ضرورتِ شرعیہ اختلاط مرد وزن، اسلام نے حتی الامکان اس کے مواقع کو بہت ہی کم بلکہ ختم کر دیا ہے۔

۲......خلوت میں نامحرموں کی ملاقات پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو نامحرم اگر تنہا ہوں گے تو تیسرا وہاں پر شیطان ہوگا یعنی وہ انھیں برائی پر آمادہ کرے گا۔

۳......عورتوں کی زینت وآرائش پر اور تبرج پر پابندی لگائی گئی ہے وہ گھروں کے اندر محرموں یا خاوندوں کے سامنے زینت کا اظہار کرسکتی ہیں باہر نہیں۔

۴......حسب استطاعت نکاح کی ترغیب، نکاح کے ساتھ اسباب زنا کم ہو جاتے ہیں، جو لوگ نکاح کی استطاعت نہ رکھیں، انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے تاکہ ان کی طبیعت کا شہوانی جوش حدود شرع سے متجاوز نہ ہونے پائے۔

۵......نکاح کے سلسلے میں رکاوٹوں کی ممانعت، مثلاً زیادہ حق مہر رکھنے کو برا سمجھا گیا ہے اور اس پر صریح نہی وارد ہے، اسی طرح بچوں کے جوان ہو جانے پر جلدی ان کے نکاح کی فکر کا حکم دیا ہے، مناسب رشتہ مل جانے پر نکاح میں تاخیر کی حرمت بیان فرمائی ہے۔

۶......نکاح اور عیال داری کی صورت میں مفلسی کے خوف کی ممانعت فرمائی ہے، جس سے کئی قباحتیں مثلاً قتلِ اولاد وجود میں آتی ہیں۔

۷......نکاح کے خواہش مند لوگوں کی مالی اور اخلاقی مدد کے احکام دیے گئے ہیں، اس ضمن میں سورہ نور کی صراحتیں بہت واضح ہیں۔

۸......زنا کے وقوع پر اس کی نہایت شدید سزائیں سنائیں تاکہ معاشرہ پاک رہے اور

لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔

۹ ...... بے دلیل پاک باز عورتوں کو بدنام کرنے کی ممانعت اور اس پر حد قذف (اسی کوڑوں) کی سزا مقرر کی ہے۔❶

زنا کے تیس بڑے نقصانات

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

زنا بہت سی خرابیوں اور مصیبتوں کا جامع ہے، اس کی چند خرابیاں درج ذیل ہیں:

۱......دین میں کمی کا باعث ہے۔

۲......تقویٰ کے ضیاع کا سبب ہے۔

۳......دینی سوچ کا خاتمہ کرتا ہے۔

۴......غیرت کو کم کرتا ہے۔

۵......زانی میں خوف خدا نہیں ہوتا۔

۶......وفائے عہد زانی کا شعار نہیں ہوسکتا۔

۷......کبھی سچ نہیں بولتا۔

۸......دوست کی عزت وآبرو کی حفاظت نہیں کرسکتا۔

۹......اپنی بیوی پر غیرت نہیں کھا سکتا۔

۱۰......دھوکہ دیتا ہے۔

۱۱......جھوٹ بولتا ہے۔

۱۲......خیانت کرتا ہے۔

۱۳......بے شرم ہوتا ہے۔

۱۴......نگرانی کے قابل نہیں۔

---

❶ تفسیر فی ظلال القرآن: ج ۵ ص ۴۳۵

۱۵......اپنے گھر والوں کے بارے میں محبت کا مادہ اس میں ختم ہو جاتا ہے۔

۱۶......اپنی عزت وآبرو کے خراب کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔

۱۷......زانی کے چہرہ پر سیاہی اور ظلمت، بے رونقی اور وحشت ظاہر ہوتی ہے۔

۱۸......دل میں ظلمت پیدا ہوتی ہے۔

۱۹......دل کا نور بجھ جاتا ہے جس سے چہرہ کا نور بھی جاتا رہتا ہے۔

۲۰......فقر لاحق ہو جاتا ہے، رزق میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۲۱......زنا زانی کی عزت ختم کر دیتا ہے اور اسے اللہ اور لوگوں کی نگاہ میں گرا دیتا ہے۔

۲۲...... اچھے اوصاف جیسے عفت، نیکی، عدالت وغیرہ چھین کر ان کی ضد جیسے بدکاری، فسق، زنا اور خیانت جیسے برے اوصاف دے دیتا ہے۔

۲۳......لفظ مومن کا اطلاق بھی زنا کی وجہ سے چھن جاتا ہے، جیسا کہ صحیحین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، اس سے اسم ایمان مطلق تو سلب ہو جاتا ہے اگر چہ مطلق ایمان سلب نہیں ہوتا۔

۲۴...... یہ اپنے آپ کو اس تنور میں رہنے کے لیے پیش کرتا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی مرد وعورت کے لیے دیکھا تھا۔

۲۵...... یہ طیب اور پاکباز ہونے کے لقب کو دور کرتا ہے، کیوں کہ لفظِ طیب اللہ تعالیٰ نے پاکدامن لوگوں کی صفت قرار دیا، اور خبیث ہونے کا لقب دلواتا ہے جو زانیوں کی صفت ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ (النور: ۲۶)

ترجمہ: گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہیں، اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق۔ اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لائق ہیں، اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں

کے لائق یہ (پاکباز مرد اور عورتیں) ان باتوں سے بالکل مبرا ہیں جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ ان (پاکبازوں) کے حصے میں تو مغفرت ہے اور باعزت رزق۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کو ہر خبیث بدباطن شخص پر حرام کیا ہے اور اسے طیب پاکیزہ اور پاکدامن لوگوں کا ٹھکانہ قرار دیا ہے اور اس میں یہی لوگ داخل ہونگے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (النحل: ۳۲)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کہ: سلامتی ہو تم پر! جو عمل تم کرتے رہے ہو، اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ (الزمر: ۷۳)

ترجمہ: اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کہ: سلام ہو آپ پر، خوب رہے آپ لوگ! اب اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے آجایئے۔

یہ لوگ فرشتوں کے سلام اور دخولِ جنت کے حقدار اپنی پاکیزگی کی وجہ سے بنے، جبکہ زانی ساری مخلوق کے بدترین لوگ ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے جہنم کو خبیث مرد وعورت کا ٹھکانہ قرار دیا ہے، قیامت کے دن خبیث بدباطن لوگوں کو طیب اور پاکیزہ لوگوں سے الگ کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۲۶......زنا کے نقصانات میں سے ایک وہ وحشت بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ زانی کے سر پر ڈالتے ہیں اور اسی وحشت واجنبیت کی نظیر اس کے چہرہ پر ظاہر ہوتی ہے، پاکدامن آدمی کے چہرہ پر حلاوت اور دل میں انس ہوتا ہے، اس کے پاس بیٹھنے والا اس سے

مانوس ہو جاتا ہے، زانی کے چہرہ پر وحشت اور درندگی ہوتی ہے، اس کے پاس بیٹھنے والا وحشت محسوس کرتا ہے۔

۲۷...... گھر والوں، دوستوں اور دوسرے لوگوں میں اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے اور یہ ان کے دلوں اور نگاہوں میں گھٹیا ترین آدمی بن جاتا ہے، بخلاف پاکدامن آدمی کے کہ اس کو ایک ہیبت اور رعب وچاشنی اور دلکشی عطا کی جاتی ہے۔

۲۸...... لوگ اسے خائن ہونے کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور اپنی عزت وآبرو اور اولاد پر اس سے مامون نہیں ہوتے۔

۲۹...... زنا کے نتائج میں سے ایک بدبو بھی ہے جسے ہر ذوق سلیم والا شخص سونگھ سکتا ہے، یہ بدبو زانی کے منہ اور بدن سے آتی ہے، اگر لوگوں کا اس بو میں اشتراک نہ ہوتا تو یہ صرف زانی سے پوٹھتی اور اس کا پردہ فاش کردیتی لیکن جیسا کہ کہا گیا ہے:

كُلٌّ بِهِ مِثْلُ مَابِیْ غَيْرَ أَنَّهُمْ مِنْ غَيْرِةٍ بَعْضُهُمْ لِابَعْضِ عُذَالُ

ہر وہ چیز جو مجھے لاحق ہے، وہ ان کے ساتھ بھی ہے، سوائے اس کے کہ وہ غیرت کی وجہ سے ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہیں۔

۳۰...... زنا کا ایک نقصان دل کی تنگی اور سختی ہے کیوں کہ زانی اپنے منصوبوں اور ترجمہ: ارادوں کے برخلاف کام کررہے ہوتے ہیں، اس لیے جو شخص زندگی کی لذت و فرحت کو اس چیز کے ذریعہ حاصل کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے تو اس کو اس کے برعکس چیز جزاء میں ملے گی، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ صرف اس کی اطاعت سے حاصل ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی معصیت کو ہرگز خیر کا سبب نہیں بنایا۔ اگر بدکار آدمی پاکدامنی میں ملنے والی لذت وسرور، انشراح قلب، راحت زندگی کو جان لے تو وہ خیال کرے گا کہ جو لذت اس میں ہے وہ زنا کی لذت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ [1]

---

[1] روضة المحبين ونزهة المشتاقين: الباب الرابع والعشرون، ج ۱ ص ۳۶۰ تا ۳۶۲

زنا سے پیدا ہونے والے چھ بڑے مفاسد

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ (الإسراء: ۳۲)

ترجمہ: اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو، وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بیراہ روی ہے۔

اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ زنا نہ کرو، بلکہ فرمایا: ''زنا کے قریب بھی مت جانا'' جس کا مطلب یہی ہے کہ زنا ہی نہیں بلکہ ہر وہ کام اور طریقہ جو زنا تک پہنچانے والا ہو سب ہی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اگر غور کیا جائے تو قرآن کے ان اجمالی الفاظ میں بعض لطیف اشارے بھی آپ کو مل سکتے ہیں۔ یعنی فطرت انسانی میں جو نفرت اور برائی کا احساس زنا کے متعلق پایا جاتا ہے اس کی طرف ''فَاحِشَةٌ'' کے لفظ سے اشارہ فرمایا۔ اور ''سَاءَ سَبِيلًا'' (برا ہے راہ کے اعتبار سے) کے الفاظ سے اگر سمجھا جائے تو یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ اس سے نسب میں اختلاط اور گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا اثر میراث، مسائل حرمت، حقوق کی پامالی اور اخلاق پر پڑتا ہے اور سلسلہ بسلسلہ نا معلوم یہ کہاں جا پہنچتا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ اس آیت کے ضمن میں زنا کے مفاسد کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱......زنا سے نسب مختلط اور مشتبہ ہو جاتا ہے، آدمی یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا کہ زانیہ کی یہ اولاد کس مرد سے ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس بچہ کی پرورش کا کوئی مرد بھی ذمہ دار نہیں بنتا، بچہ ضائع ہو جاتا ہے (یا خود ماں ایسے بچہ کو مار پھینک دیتی ہے) یا وہ غریب بچہ سرپرست نہ ہونے کی وجہ سے نتیجۃً تباہ و برباد ہو جاتا ہے، جو عالم کی ویرانی اور انقطاعِ نسل کا سبب بنتا ہے۔

۲......زانیہ پر دسترس شرعی قانون میں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی ہے، کیونکہ اس نے کسی کے ساتھ باضابطہ نکاح نہیں کیا ہے، نتیجہ یہ ہوگا کہ اس عورت پر ہر شخص قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا اور وجہ ترجیح کسی کو بھی حاصل نہ ہوگی، پھر اس راہ میں تباہیوں اور

بربادیوں کے جو طوفان اٹھتے رہتے ہیں، معاشقہ اور آوارگی کی تاریخ میں اس کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

۳......زنا کار عورت کو زنا کی لت پڑ جاتی ہے، طبع سلیم رکھنے والے مرد کو ایسی عورت سے گھن آتی ہے، پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی سلیم الطبع شخص اس سے شادی کرنے کے لئے اپنے کو آمادہ نہیں کرسکتا، محبت والفت تو خیر دور کی بات ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عورت زنا میں مشہور ہو جاتی ہے، اس سے لوگ عموماً نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور سوسائٹی میں وہ حقیر اور ذلت آمیز نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

۴......زنا کا جب دروازہ کھل گیا، کوئی مستقل قاعدہ قانون باقی نہ رہا تو پھر کسی خاص مرد کو کسی خاص عورت سے کوئی خاص لگاؤ نہیں رہے گا، جس کو جہاں موقع مل گیا اور جس نے جس کو بلایا، وہاں دونوں مل گئے اور جو کچھ کرنا چاہیں کر گزریں گے اور یہی حال حیوانات کا ہے، پھر انسان وحیوان میں کونسا فرق باقی رہ جائے گا؟

۵......عورت سے صرف یہی مقصود نہیں ہے کہ اس کے پاس پہنچ کر جنسی تقاضے پورے کئے جائیں بلکہ مقصد یہ بھی ہے کہ دو جان مل کر ایک دوسرے کے رفیق وشریک ہوں، گھر کے کاموں میں بھی، کھانے پینے میں بھی، بچوں کی تعلیم وتربیت میں بھی اور زندگی کی دوسری ضروریات میں بھی، پھر غم میں بھی اور خوشی میں بھی، تنگ حالی میں بھی اور خوش حالی میں بھی۔ یہ ساری باتیں اس قت تک قطعاً پوری نہیں ہوسکتیں جب تک عورت کسی ایک جائز طریقہ پر ہوکر نہ رہے اور اس کی شکل یہی ہوسکتی ہے کہ زنا کو بالکلیہ حرام قرار دے دیا جائے اور نکاح کے قانونی دائرہ میں عورت اور مرد کے تعلقات کو محدود کیا جائے۔

۶......ہم بستری پردہ کی بات ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کا تذکرہ اشارتًا کیا جاتا ہے اور جو کوئی اس کام کو کرتا ہے تو پردہ کی اوٹ میں کہ کسی کی نگاہ نہ پڑنے پائے، پس معلوم ہوا

کہ اس کو کم سے کم کرنا قرین عقل وقیاس ہے اور اس کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ جائز طور پر ایک عورت ایک مرد کی ہو کر رہے، ورنہ پھر یہ چیز حاصل نہیں ہوسکی۔
یہ وہ چھ خرابیاں ہیں جو بالکل عیاں ہیں۔ ❶

سب سے زیادہ غیرت منداللہ اوراس کا رسول ہے

حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لے تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
چار عینی گواہ پیش کرے مگر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو فطرتاً غیر معمولی غیور تھے، وہ فرمانے لگے: اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو میری غیرت برداشت نہ کرسکے گی، میں اسی وقت تلوار اٹھاؤں گا اور اسے دو ٹکڑے کردوں گا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّى، مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. ❷
ترجمہ: سعد کی غیرت پر تعجب کیوں کرتے ہو؟ اللہ گواہ ہے، میں خود ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور میری غیرت سے بڑھ کر خود اللہ رب العزت کی غیرت ہے، اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہر وباطن فحش کاموں کو حرام قرار دے دیا، یہ فحش کام علانیہ ہوں یا چھپ کر ہوں۔
ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلیغ خطبہ دیا اور اسی خطبۂ کسوف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

❶ التفسیر الکبیر: سورة الإسراء آیت نمبر ۳۲ کے تحت، ج ۲۰ ص ۳۳۱، ۳۳۲
❷ صحیح مسلم: کتاب اللعان، انقضاء عدة المتوفی عنها زوجها الخ، ج ۲ ص ۱۱۳۶، رقم الحدیث: ۱۴۹۹ / صحیح البخاری: کتاب التفسیر، سورة الأعراف، ج ٦ ص ۵۹، رقم الحدیث: ۴٦۳۷

يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.❶

ترجمہ: اے امتِ محمد! اللہ کی قسم! اس بات سے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں ہوتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے اور اللہ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں تم جانتے تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔

زنا مظالم کی جڑ ہے

ذرا غور کریں تو یقین کرنا پڑے گا کہ زنا دنیا کے سارے مظالم کی جڑ ہے، دنیا کی ساری برائی زنا کاری میں پائی جاتی ہے، پھر زانی کے ظالم ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے:

۱...... زانی کا فعلِ زنا خود اپنے اوپر بھی ظلم ہے کہ اس سے اخلاق واعمال کی مٹی پلید ہوتی ہے، خون اور روپیہ بے مقصد ضائع ہوتے ہیں، مادۂ تولید جو باعث افزائش نسلِ انسانی ہے ناحق برباد ہوتا ہے، صحت پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے، ذلت اور رسوائی ہوتی ہے۔ ذاتی خوف وہراس میں مبتلا رہتا ہے، حزن وملال سے دوچار رہوتا ہے، متعدی مرض سوزاک وآتشک وغیرہ کا خطرہ لاحق رہتا ہے، بے حیائی، فریب کاری، جھوٹ، بدنیتی، خودغرضی، نفسانی خواہش کی غلامی، ضبط نفس کی کمی، خیالات کی آوارگی اور دوسری بیسیوں جسمانی، ذہنی اور روحانی امراض میں زنا آدمی کو مبتلا کردیتا ہے۔

۲...... زنا اپنے خاندان پر بھی ظلم ہے کہ زنا کار خاندان کی عزت کو داغ لگاتا ہے اور پھر خاندان کے لئے برائی کا ایک نمونہ قائم کرتا ہے، اہلِ خاندان اور بال بچوں کے لئے زنا کی شاہراہ بناتا ہے۔

۳...... زنا نسوانی عفت وعصمت کی لوٹ ہے۔ زانی ڈاکو ہے کیونکہ وہ ایک کمزور

❶ صحيح البخاري: كتاب الكسوف، باب الصدقة في الكسوف، ج ۲ ص ۳۴، رقم الحديث: ۱۰۴۴

ارادے والی ذات کو اپنی ہوس ناکیوں کا تختۂ مشق بناتا ہے، شرم وحیا کی چٹانوں کے نیچے عورت کی فطرت جو قدرتاً دبی ہوئی ہے، ان چٹانوں کو یہی زانی اٹھالیتا ہے، جس کے بعد عورت جس کے لئے کسی مرد سے خواہ اس کا باپ اور بھائی کیوں نہ ہو گفتگو میں جو فطری حیا دامن گیر ہوتی تھی وہ ختم ہو جاتی ہے، اب وہ ایک بیباک، فتنہ پرداز عورت کی شکل اختیار کر لیتی ہے، آنکھوں کا پانی ڈھل جاتا ہے، بے حیائی کے کاموں پر دلیر ہو جاتی ہے۔

اور آج عصمت فروشی کے جتنے بھی بازار نظر آتے ہیں، وہ درحقیقت زانی مردوں ہی کے کھولے ہوئے بازار تو ہیں، یہ سب انہی کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔

۴......عورت بہرحال کسی خاندان ہی کی عورت ہوتی ہے، کسی کی بیٹی، کسی کی بہن، کسی کی بیوی یا ماں ہوگی۔ سوچئے تو سہی کہ زانی مرد کن رسوائیوں کی سیاہی عورت کے خاندان والوں کے چہروں پر ملتا ہے کہ بسا اوقات خودکشی تک، ان ہی رسوائیوں کے غیر معمولی احساس نے لوگوں کو پہنچا دیا۔

۵......اور عورت کسی مرد کی اگر باضابطہ منکوحہ ہے تو دوسرے مفاسد کے ساتھ ساتھ غیر کے حق ناموس پر یہ کیسی شرمناک مداخلت اور بے جا اور ظالمانہ حملہ ہے۔

۶ ......زنا بچہ پر بھی ظلم ہے کیونکہ یا تو اسے ضائع کر دیا جائے گا اور بے قصور قتل کیا جائے گا یا باپ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نگرانی اور تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کا کوئی مرکز باقی نہیں رہتا اور اگر کسی طرح بچہ کو پروان چڑھنے کا موقع مل بھی جائے تو سیاہی کے اس داغ کو اس غریب کی پیشانی سے کون دھو سکتا ہے جو خود اس کے ناجائز باپ کے ہاتھوں اس کی پیشانی پر لگا ہے۔ معاشرہ میں ذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، بسا اوقات زنا سے پیدا ہونے والے بچے امراض خبیثہ کو اپنے ساتھ لے کر پیدا ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ دنیا میں عموماً جوگونگے، بہرے اور لنگڑے لڑکے پیدا ہوتے ہیں

یعنی جونوعی کمالات میں سے کسی کمال سے محروم ہوکر پیدا ہوتے ہیں، بظاہر قدرت کی طرف ان کوتاہیوں کو منسوب کرنے والے منسوب کردیا کرتے ہیں، لیکن موجودہ طبی تحقیقات کی روشنی میں پتہ چل رہا ہے کہ ان کوتاہیوں کی زیادہ تر ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جن کے تعلق وواسطہ سے بچے دنیا میں قدم رکھتے ہیں، آئندہ نسلوں کی امانت جن کے سپرد ہوتی ہے وہ امانت میں خیانت سے کام لیتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ آئندہ نسلوں کے پھلنے پھولنے کا دارومدار ہی ''جذبۂ امانت'' کے اس احساس پر مبنی، اس کی ذمہ داریوں میں ہلکی سی غفلت قوم کی قوم کو جسمانی، دماغی اور روحانی بربادیوں کی آندھیوں کے سامنے لے آتی ہے۔

اس مسئلہ کی ہمہ گیری کے لئے ''طبیعات'' کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ زنا کا لفظ تو ایک بسیط مختصر سا لفظ ہے، لیکن اس کے مفاسد کا دائرہ خاندانوں اور قوموں کو اپنے احاطہ میں عمومًا لے آتا ہے۔ ❶

زنا کی وجہ سے آبادیوں کی ہلاکت

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا ظَهَرَ الرِّبَا وَالزِّنَى فِي قَرْيَةٍ إِلَّا أَذِنَ اللّٰهُ بِإِهْلَاكِهَا. ❷

ترجمہ: کسی بستی میں جب سود اور زنا پھیل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کی ہلاکت کی اجازت مرحمت فرما دیتا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ زناکاری کبھی آبادی کی ویرانی کا موجب بن جاتی ہے اور پوری آبادی کو برباد کرڈالتی ہے، اللہ تعالیٰ کا غضب اس آبادی پر مسلط ہوجاتا ہے جس میں زناکاری پھیل جاتی ہے۔

---

❶ اسلام کا نظام عفت وعصمت: ص ۱۴۵ تا ۱۴۷

❷ الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي: ص ١٦٣

شراب پی کر زنا بھی کر گیا اور قتل بھی

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ، إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ، حَتَّى أَفْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ، وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ، أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْسًا، أَوْ تَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ، قَالَ: فَاسْقِينِي مِنْ هَذَا الْخَمْرِ كَأْسًا، فَسَقَتْهُ كَأْسًا، قَالَ: زِيدُونِي فَلَمْ يَرِمْ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ، وَإِدْمَانُ الْخَمْرِ إِلَّا لَيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.❶

ترجمہ: شراب سے پرہیز کرو یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ سنو اگلے لوگوں میں ایک ولی اللہ تھا، جو بڑا عبادت گزار تھا، اور تارک دنیا تھا۔ بستی سے الگ تھلگ ایک عبادت خانے میں شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتا تھا، ایک بدکار عورت اس کے پیچھے لگ گئی، اس نے اپنی لونڈی کو بھیج کر اسے اپنے ہاں ایک شہادت کے بہانے بلوایا، یہ چلے گئے لونڈی اپنے گھر میں انہیں لے گئی، جس دروازے کے اندر سے پہنچ جاتے پیچھے سے آ کر اُسے بند کرتی جاتی۔ آخری کمرے میں جب گئے تو دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت بیٹھی ہے، اس کے پاس ایک بچہ ہے اور ایک جام شراب لبا لب بھرا رکھا ہے۔ اس عورت نے اس سے کہا: سنئے جناب میں نے آپ کو در

❶ سنن النسائي: كتاب الأشربة، باب ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر...... الخ، رقم الحديث: ٥٦٦٦

حقیقت کسی گواہی کے لئے نہیں بلوایا۔ فی الواقع اس لئے بلوایا ہے کہ یا تو آپ میرے ساتھ بدکاری کریں یا اس بچے کو قتل کردیں یا شراب کو پی لیں۔ درویش نے سوچ کر تینوں کاموں میں ہلکا کام شراب کا پینا جان کر جام کو منہ سے لگا لیا، سارا پی گیا۔ کہنے لگا اور لاؤ اور لاؤ، خوب پیا، جب نشے میں مدہوش ہو گیا تو اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر بیٹھا اور اس لڑکے کو بھی قتل کردیا۔ پس اے لوگو! تم شراب سے بچو سمجھ لو کہ شراب اور ایمان جمع نہیں ہوتے، ایک کا آنا دوسرے کا جانا ہے۔

زنا سے بچنے پر جسم سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی تھی

علامہ یافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

لقيت بالبصرة رجلا يعرّف با لمسكي و ذلک لشدة ما کان يو جد من ريح المسک حتی أنه إِذا دخل المسجد الجامع يعرّف أنه قد جا ء من شدة الرائحة،واذا مرّ في الأسواق کذلک.

ترجمہ: میں نے بصرہ میں ایک شخص سے ملاقات کی جنہیں لوگ مشکی کہتے تھے، کیونکہ ان سے اکثر ''مشک وعنبر'' کی خوشبو آتی تھی حتی کہ جب وہ جامع مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ شخص آئے کیونکہ مشک کی خوشبو پھیل جاتی تھی، اس طرح جب بازار سے گزرتے تب بھی خوشبو سے معلوم ہو جاتا۔

میں ان سے ملنے گیا اور ان کے پاس رات کو رہا، میں نے ان سے کہا: بھائی جان تمہیں خوشبو خریدنے کے واسطے بہت سے دام کی ضرورت ہوتی ہوگی؟ اس نے کہا: بھائی میں نے کبھی خوشبو نہیں خریدی، نہ کبھی خوشبو لگائی، میں تم سے اپنا قصہ بیان کروں، شاید میرے مرنے کے بعد تم مجھ پر دعا کرو۔ میری ولادت بغداد میں ہوئی، میرے والد امیر آدمی تھے اور جس طرح امراء اپنی اولاد کی تعلیم کرتے ہیں، میری بھی تعلیم کرتے تھے اور میں بہت خوبصورت بھی تھا اور بہت حیادار بھی تھا۔ میرے والد سے لوگوں نے

کہا: اسے بازار میں بٹھاؤ تا کہ کاروبار سے مناسبت ہو اور لوگوں کے مزاج و عادات سے واقف ہو۔ چنانچہ مجھے ایک کپڑے بیچنے والے کی دکان پر بٹھایا، میں صبح شام اس کی دکان پر بیٹھتا تھا۔ ایک دن ایک بڑھیا نے اس دکاندار سے کئی کپڑے کے تھان مانگے، اس نے ویسے ہی نکال کر دکھائے۔ اس نے کہا: میرے ساتھ ایک آدمی کر دو تا کہ جس کی ہمیں ضرورت ہو لے لیں باقی تھان اور اس کی قیمت اس شخص کے ہاتھ واپس کر دیں۔ اس نے مجھ سے کہا: اس کے ہمراہ جا کے دل بہلا آؤ، میں نے کہا: اچھا میں اس کے ساتھ چلا وہ مجھے ایک عظیم الشان محل میں لے گئی، اس کے اندر ایک قبہ تھا اور اس کے دروازہ پر محافظ تھے اور اس کے دروازہ پر پردہ پڑا تھا، جب میں صحن میں پہنچا تو ایک بڑی کوٹھی نظر آئی، اس میں بھی قبہ تھا اور اس کے درواز پر پردہ پڑا تھا، اس بڑھیا نے مجھ سے کہا: قبہ میں چل کر بیٹھا رہ، میں اس میں گیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک لڑکی وہاں تخت پر منقش فرش بچھائے بیٹھی ہے اور تخت اور فرش نہایت عمدہ اور خوبصورت ہے کہ ویسا میں نے کبھی نہ دیکھا اور وہ لڑکی ہر قسم کا زیور پہنے بیٹھی ہے، مجھے دیکھ کر وہ تخت پر سے اتر کر میرے پاس آئی اور میرے سینہ پر ہاتھ مار کر مجھے اپنی طرف کھینچا، میں نے کہا: اللہ سے ڈر! اس نے کہا: کچھ خوف نہ کر، جو کچھ تجھے درکار ہو سب میں دوں گی۔ میں نے کہا: مجھے قضائے حاجت کے لیے جانا ہے، اس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لونڈیاں دوڑیں، اس نے کہا: اپنے آقا کو بیت الخلا لے جاؤ۔ جب میں وہاں گیا تو نکلنے کا کوئی راستہ نہ پایا جہاں سے بھاگ نکلتا، میں نے وہاں جا کر پاخانہ لیا اور اُسے اپنے جسم پر مل دیا تا کہ میں گناہ سے بچ جاؤں، اب جب میں باہر نکلا تو ایک لونڈی جو رومال اور پانی لے کر آئی، اس پر میں چلّا کر دیوانوں کی مانند دوڑا تو وہ ڈر کر بھاگی، وہ سمجھی کہ یہ کوئی دیوانہ ہے، جس نے جسم پر گندگی مل دی ہے اور چلّا رہا ہے، تو وہ کہنے لگی: یہ دیوانہ ہے، ساری لونڈیاں جمع ہو گئیں، اور ٹاٹ میں

مجھے لپیٹا اور ایک باغ میں لے جا کر پھینک دیا، جب میں جان گیا کہ وہ چلی گئیں، تو میں نے اٹھ کر اپنے کپڑے، ہاتھ منہ اور جسم دھویا اور اپنے گھر گیا اور کسی کو یہ قصہ نہ سنایا، اس رات میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ **"فمسح بیدہ علی وجھی وبدنی، فمن ذلک الوقت صار لبدنی رائحة المسک تفوح علی ثیابی"** اس نے اپنا ہاتھ میرے منہ پر اور بدن پر ملا، اسی وقت سے میرے بدن سے مشک کی خوشبو آنے لگی ہے، جو کپڑوں سے بھی پھوٹتی تھی۔ (دیکھیں اس شخص نے زنا سے بچنے کی ایک تدبیر کی تو رب العالمین اپنی قدرت سے پاخانہ کی بدبو کی جگہ اُس کے جسم سے مشک وعنبر کی خوشبو جاری کر دی۔)❶

زنا کی وجہ سے ظاہر ہونے والے نقصانات

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زنا کی قباحت وشناعت اور اس پر وارد وعیدات، سزاؤں اور نقصانات کو تفصیلاً بیان کیا ہے، ان میں سے چند ایک نقصانات درج ذیل ہیں:

ا......زنا کا ظہور دنیا کی تباہی کی علامتوں میں سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کے موقع پر جو خطبہ دیا اس میں فرمایا:

یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْیَرَ مِنَ اللهِ أَنْ یَزْنِیَ عَبْدُهُ، أَوْ تَزْنِیَ أَمَتُهُ، یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیرًا، وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیلًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟❷

ترجمہ: اے امتِ محمد! اللہ کی قسم! کوئی شخص بھی اللہ تعالی سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے، جب کہ اس کا کوئی بندہ اور بندی زنا کریں، اے امتِ محمد اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تم تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ (پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا) کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنا دیا۔

❶روض الریاحین: الحکایة السابعة عشرة بعد الأربع مئة، ص ۳۳۴، ۳۳۵

❷صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف، رقم الحدیث: ۹۰۱

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

اس بڑے گناہ کا صلوٰۃ کسوف کی ادائیگی کے موقع پر جو خاص طور سے ذکر کیا اس میں سمجھنے والے کے لیے عجیب نکتہ ہے۔اور وہ یہ ہے کہ زنا کا ظہور دنیا کی تباہی کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے، جب کہ سورج کا حال بدل گیا۔اس کی روشنی غائب ہوگئی، گرہن کی وجہ سے تو یہ علامت ہے کہ جیسے اچھے حال برے حال سے بدل جاتے ہیں، اسی طرح معاصی، نافرمانی اور گناہوں کی بدولت دنیا کی حالت بدل جاتی ہے۔اسی چیز کی طرف جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کے موقع پر اشارہ فرمایا۔

۲......زانی لوگوں کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

۳......زنا بدن میں بہت سے امراض پیدا کرنے کا سبب ہے، پھر یہ امراض وراثت میں والدین سے اولاد میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

۴......گھر کا نظام بگڑ جاتا ہے۔وہ اس طرح کہ بیوی سے تعلق ختم ہوجاتا ہے تربیت کے فقدان کی وجہ سے اولاد بے راہ روی کا شکار ہوکر گناہوں میں پڑ جاتی ہیں۔

۵......زانی مرد وعورت کو غم وفکر اور خوف دامن گیر رہتا ہے۔جب عورت زنا کرتی ہے تو اپنے شوہر اور گھر والوں کو شرمندگی میں مبتلا کرتی ہے۔ان کے سر شرم سے جھک جاتے ہیں، پھر اگر وہ زنا سے حاملہ ہوجائے اور وضع حمل کے بعد بچے کو قتل کردے تو دو جرم جمع ہوگئے، اور اگر زنا کے بعد قتل کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لے تو اپنے شوہر کی طرف غیر کی اولاد کو منسوب کرتی ہے۔

۶......قیامت کی جو نشانیاں احادیث میں آئی ہیں۔ان میں زنا بھی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث بیان کررہا

---

❶ روضة المحبين ونزهة المشتاقين :الباب الثاني والعشرون ،ص ۲۹۵/الجواب الكافي :ص ٦٦

ہوں جس کو میرے بعد کوئی تم سے بیان نہ کرے گا۔میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ :أَنْ يَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ[1]

ترجمہ: قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا،جہل ظاہر ہوجائے گا،زنا پھیل جائے گا،مرد کم جب کہ عورتیں کثرت سے ہوں گی ، یہاں تک پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کے لیے ایک مرد ہوگا۔

۷......انسان کی بزرگی اورشرافت کوداغ لگ جاتا ہے۔پاکیزگی ،آبرواورفضیلت کالباس اتر جاتا ہے۔اس کے کرنے والے کوسوائے شرمندگی اورعیب وعار کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۸......معاشرے کی اجتماعیت ٹوٹ کرریزہ ریزہ ہوجاتی ہے، آپس کے روابط ختم ہوجاتے ہیں۔کوڑے کے ڈھیروں پراورسڑکوں کے کنارے ایسے نومولود پڑے ملتے ہیں کہ جن کو بے رحم جوڑے پھینک جاتے ہیں،ان کے والدین کا کسی کوعلم نہیں کہ کون ہیں؟

۹......اس کے علاوہ نسب کا ضائع اورخلط ملط ہونا،وراثت کا غیراولادکومل جانا،یعنی بچہ کسی کے نطفہ سے پیدا ہوااوروراثت کسی اورکا ہوا۔

۱۰......زنا اللہ تعالی کے غصہ کوکھینچ لاتا ہے،اس کے عذاب کودعوت دیتا ہے۔اللہ تعالی کی یہ سنت ہے کہ جب بھی فواحشات کاارتکاب ہوتوغضبِ الٰہی بڑھ جاتا ہے۔اس دورمیں بے حیائی کے دروازے کھل گئے ہیں۔ان کی طرف جانے کاراستہ شیطان اوراس کے دوستوں نے آسان کردیا ہے۔آج عورت پوری زیب وزینت اور بے حیائی سے مردوں کے سامنے آرہی ہے۔نامحرم پرشہوت سے نظرڈالنا ایک عام بات

---

[1] صحیح البخاری: کتاب العلم،باب رفع العلم وظهورالجهل ،رقم الحديث : ۸۱

بن چکی ہے ،مگر جسے اللہ بچائے۔فحش رسالوں ،ننگی فلموں ،عریانیت ، کفروالحاداور اشتراکیت کا دوردورہ ہے۔ایسی جگہوں کی طرف بھی لوگ دھڑادھڑ جارہے ہیں ۔ جہاں ان کی شہوات کی تسکین کا سامان موجود ہے۔بدکاری کے بازارقائم ہیں، جبراً اور رضامندی سے آبرویزی عام ہوچکی ہے۔اس وجہ سے حرام اولاد کی بھی کثرت ہوگئی۔جن میں سے اکثر بچے پیدا ہوتے ہیں ماردیئے جاتے ہیں، یہ سب حالات اللہ کے غیظ وغضب ،اس کی ناراضگی اورعذاب کودعوت دینے والے ہیں، پھر جب اللہ تبارک وتعالی غضب ناک ہوجائیں تو پھران لوگوں کے لئے ہلاکت ثابت ہوجاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ماظهرالرباوالزنى فى قرينة إلاأذان اللّٰه بإهلاكها.

ترجمہ:جب زنا کسی بستی میں ظاہر ہوجائے تواللہ تعالی اس بستی کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیتے ہیں۔

۱۱......زانی کا دل ہمیشہ پریشان اورمریض رہتاہے۔

۱۲......ایک حیوانی فعل ہے(کہ اپنا کام کیااورفارغ ہوا)لہٰذاایک شریف آدمی اس سے دوررہتاہے۔

۱۳......دنیامیں جتنےقتل ہورہے ہیں ان کاایک سبب زنا بھی ہے۔اس لیے کہ غیرت مندآدمی کوزنا کی خبرپیش آنے پرکوئی بات نہیں سوجھتی سوائے اس کے کہ وہ زانی کا خون بہادےاوردھبے کودھولے جواس کولاحق ہواہے۔❶

زناایک قرض ہےجس کابدلہ پکادیاجاتاہے

علامہ ابن حجرمکی ہیتمی رحمہ اللہ نے زنا کی ہولناکیوں کا ذکرکرتے ہوئےلکھاہے کہ ’’انه يوخذ بمثله من ذرية الزانی ‘‘ عمل مکافات کےمطابق زانی کی اولادسے وہی سلوک ہوتاہےجووہ کسی دوسرے سے کرتاہے۔

❶الجواب الکافی:فصل جریمة الرنی،س ۱۵۰ تا۱۶۵

فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ایک بادشاہ سے کہی گئی تو اس نے تجربتاً اپنی بیٹی جونہایت خوبصورت تھی کے ہمراہ ایک خادمہ کو بھیجا کہ وہ اس کے ساتھ بازار میں سیر سپاٹے کے لیے جائے۔ اگر کوئی میری بیٹی سے تعرض کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ چنانچہ وہ بادشاہ کی بیٹی کو بازار گھمانے کے لیے لے گئی۔ لوگوں نے بادشاہ کی بیٹی کو دیکھا تو احتراماً اپنی نگاہوں کو نیچا کرلیا تا آنکہ وہ گھوم پھر کر جب واپس اپنے محل میں آنے لگی تو ایک شخص آیا اور بادشاہ کی بیٹی کا بوسا لے کر بھاگ گیا، چنانچہ جب یہ ماجرا بادشاہ کو سنایا گیا تو وہ سجدہ شکر بجالایا اور کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا وَقَعَ مِنِّى فِى عُمْرِى قَطُّ إِلَّا قِبْلَةٌ لِامْرَأَةٍ وَقَدْ قُوصِصْتُ بِهَا. ❶

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، عمر بھر میں نے سوائے ایک عورت کا بوسہ لینے کے کوئی حرکت نہیں کی اور اس نوجوان نے جو میری بیٹی کا بوسہ لیا میرے اس بوسے کے بدلہ میں ہے۔

من حیث القوم مصائب میں مبتلا ہونے کی وجہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفۃ المسلمین ہوئے اور بیعت عامہ ہوچکی، جس میں تمام مسلمان شریک ہوئے تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بحیثیت خلیفہ پہلا خطبہ ارشاد فرمایا:

دیکھو جس قوم نے بھی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیا اللہ نے اسے ذلیل کردیا ہے، اور جس قوم میں بھی بدکاری پھیل جاتی ہے، اللہ اس میں مصیبت کو پھیلا دیتا ہے۔ ❷

پہلے خلیفۂ رسول نے اپنے اولین خطبۂ خلافت میں ان کلمات کو ارشاد فرما کر عفت و

❶ الزواجر عن اقتراف الکبائر: کتاب الحدود، الکبیرۃ الثامنۃ والخمسون بعد الثلاث مائۃ، الزنا، ج ۲ ص ۲۲۶

❷ تاریخ ملت: عہد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، سقیفہ بنو ساعدہ، ج ۱ ص ۱۰۳

عصمت کے متعلق اسلام کے جس نقطۂ نظر کو پیش کیا ہے، اس سے مسلمانوں کو سمجھنا چاہیے کہ عروج واقبال کی زندگی کے تباہ کرنے میں سیاہ کاریوں کو کس حد تک دخل ہے، گویا جو کچھ اب پیش آیا اسی کی پیشین گوئی مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ نے کردی تھی۔

امریکہ میں زنا سے پھیلنے والی بیماریاں اور معاشرتی بھیانک نتائج

امریکہ جو اس وقت دنیا میں ممتاز ملک مانا جاتا ہے، وہاں زنا کاری کی وبا کا نتیجہ یہ ہے: تیس چالیس ہزار کے درمیان بچوں کی اموات صرف موروثی آتشک کی بدولت ہوتی ہیں، سوزاک میں کم از کم ساٹھ فیصد نوجوان مبتلا ہیں، اس میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں ہیں، شادی شدہ عورتوں کے اعضائے جنسی پر جتنے آپریشن کئے جاتے ہیں، ان میں پچھہتر فیصد ایسی نکلتی ہیں جن میں سوزاک کا اثر پایا جاتا ہے۔ ❶

جج ''لنڈسے'' لکھتا ہے، جو ''ڈنور'' کی عدالت ''جرائم اطفال'' کا صدر ہے اور اس حیثیت سے وہ جرائم کا کافی تجربہ رکھتا ہے:

ہائی اسکول کی عمر والی چارسو پچانوے لڑکیوں نے خود مجھ سے اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں سے صنفی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے، ان میں صرف پچیس ایسی تھیں جن کو حمل ٹھہر گیا تھا۔ ❷

اسی جج ''لنڈسے'' کا امریکہ کے متعلق بیان ہے:

امریکہ میں ہر سال کم از کم پندرہ لاکھ حمل ساقط کئے جاتے ہیں اور ہزاروں بچے پیدا ہوتے ہی قتل کردیئے جاتے ہیں۔ ❸

اسی امریکہ کی ایک رپورٹ بھی پڑھ لیجئے اور اس سے اندازہ لگایئے کہ زنا کاری کا

❶ پردہ از سید ابوالاعلی مودودی: ص ۹۶

❷ پردہ: ص ۹۶

❸ پردہ: ص ۷۱

انجام کیا ہوتا ہے، یہی ''لنڈسے'' جن کا قول پہلے نقل کر چکا ہوں، ان کا اپنا اندازہ ہے کہ ہائی اسکول کی کم از کم پینتالیس فیصد لڑکیاں اسکول چھوڑنے سے پہلے خراب ہو چکی ہوتی ہیں۔

زنا کی جسمانی اذیتوں کا ذکر کرتے ہوئے ''انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (۴۵/۴)'' کے حوالے سے جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب لکھتے ہیں:

امریکہ کے دواخانوں میں اوسطاً ہر سال آتشک کے دو لاکھ اور سوزاک کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے، ساڑھے چھ سو دواخانے صرف انہی امراض کے لئے مخصوص ہیں، مگر لوگ سرکاری دواخانوں میں جانے سے زیادہ پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں، جن کے پاس آتشک کے اکسٹھ فیصد اور سوزاک کے نواسی فیصد مریض جاتے ہیں۔ ❶

امریکہ میں جن عورتوں نے مستقل پیشہ اختیار کرلیا ہے ان کی تعداد کا کم از کم اندازہ چار پانچ لاکھ کے درمیان ہے، قحبہ خانوں کے علاوہ بکثرت ملاقات خانے ہیں جو اس غرض کے لئے آراستہ کئے جاتے ہیں کہ ''شریف اصحاب اور خواتین'' جب باہم ملاقات کرنا چاہیں تو ان کی ملاقات کا انتظام کردیا جائے، تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایک شہر میں ایسے اٹھہتر (۷۸) مکان تھے، دوسرے شہر میں تینتالیس (۴۳)، ایک اور شہر میں تینتیس (۳۳)۔ ان مکانوں میں صرف کنواری لڑکیاں ہی نہیں جاتیں بلکہ بہت سی شادی شدہ عورتوں کا بھی وہاں گزر ہوتا ہے۔ ایک مشہور ریفارمر کا بیان ہے:

نیویارک کی شادی شدہ آبادی کا پورا تہائی حصہ ایسا ہے جو اخلاقی اور جسمانی حیثیت سے اپنی ازدواجی ذمہ داریوں میں وفادار نہیں ہے۔ ❷

---

❶ پردہ: ص ۶۸

❷ پردہ: ص ۶۷، ۶۸

''زنا'' نے امریکہ میں یہ قیامت برپا کردی ہے کہ بلوغ سے پہلے لڑکے لڑکی کی محبت اور مباشرت دونوں شروع ہو جاتی ہیں۔

۴۸ء میں ''ڈاکٹر ہنلی کنسے'' نے ایک مبسوط رپورٹ پیش کی ہے اور یہ رپورٹ ڈاکٹر کنسے اوران کے ساتھیوں نے بارہ ہزار امریکی مردوں سے ملاقات کر کے تیار کی ہے اوران کے خفیہ حالات معلوم کئے ہیں۔کنسے رپورٹ کے بموجب:

''استلذاذ بالنفس'' (مشت زنی وغیرہ) میں نوے فیصد امریکی مرد زندگی کے کسی نہ کسی حصہ میں مبتلا رہے۔

''استلذاذ بالمثل'' (اپنے ہم جنس سے بدکاری) امریکی مردوں کی ایک تہائی آبادی نے کم ازکم اپنی زندگی میں ایک مرتبہ اس شوق کی تکمیل کی، گویا ستر لاکھ امریکی مرد استلذاذ بالمثل میں مبتلا ہیں۔

چار فیصد لوگ تمام عمر ''امرد پرست'' رہتے ہیں۔

''استلذاذ بالضد'' (زنا) پندرہ سال کی عمر تک ۲۵ فیصد......چھبیس سے چالیس سال کی عمر تک ۹۰ فیصد......سولہ سے بیس سال کی عمر تک غیر فاحشہ عورتوں سے اختلاط کی تعداد ۴۰ فیصد ہے۔

''تعلیم کے اعتبار سے'' جن کی تعلیم ''گرائمر اسکول'' تک ہوتی ہے، اس میں ۴۸ فیصد کو عورتوں سے اختلاط کا سابقہ رہا ہے۔

''ہائی اسکول'' تک تعلیم پانے والوں کا تناسب غیر عورتوں سے اختلاط میں ۷۷ فیصد ہے اور ''کالج'' کے تعلیم یافتہ افراد کا تناسب زنا میں ۴۹ فیصد ہے، یہ اکیس سال عمر والوں کی تعداد ہے۔

شادی شدہ مردوں میں نصف تعداد ایسی ہے جنہوں نے اپنی بیوی کے سوا غیر عورتوں سے دورانِ ازدواج اختلاط کیا ہے۔ (۱)

(۱) اسلام اور جنسیات: ص ۸۴، ۸۵

انگلستان میں زنا کی وبا

انگلستان جو اپنی جدت پسندی میں بہت مشہور ہے، اس کے متعلق وہیں کا ایک انگریز ''جارر ئیلی اسکاٹ'' اپنی کتاب ''تاریخ الفحشاء'' میں لکھتا ہے:

پیشہ ور عورتوں کے علاوہ بڑی تعداد ان عورتوں کی ہے جو آمدنی میں اضافہ کے لئے زنا کاری کے پیشہ کو بھی ضمنی طور پر اختیار کئے ہوئے ہیں، اب جوان لڑکی کے لئے بد چلنی اور بے باکی بلکہ سوقیانہ اطوار تک فیشن میں داخل ہو گئے ہیں، ایسی لڑکیوں اور عورتوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جو شادی سے پہلے صنفی تعلقات بلا تکلف قائم کر لیتی ہیں اور وہ لڑکیاں اب شاذ کے حکم میں ہیں جو کلیسا کی قربان گاہ کے سامنے نکاح کا پیمان وفا باندھتے وقت صحیح معنی میں دوشیزہ ہوتی ہوں۔ ❶

انگلستان میں کم از کم اندازہ کے مطابق ہر سال نوے ہزار حمل اسقاط کئے جاتے ہیں، شادی شدہ عورتوں میں اس کا تناسب اس سے بھی زیادہ ہے۔ ❷

فرانس میں بدکاری

انگلستان کے بعد تھوڑا سا حال فرانس کی بدکاری اور اس کے نقصانات کا بھی سن لیجئے:

جنگ عظیم کے ابتدائی دو سالوں میں جن سپاہیوں کو محض آتشک کی وجہ سے رخصت دے کر ہسپتالوں میں بھیجنا پڑا۔ ان کی تعداد چھہتر ہزار تھی، ایک متوسط درجہ کی چھاؤنی میں بیک وقت ۲۴۲ سپاہی اس مرض میں مبتلا ہوئے۔

''ایک ماہر فرانسیسی ڈاکٹر کا بیان ہے:

فرانس میں ہر سال صرف آتشک اور اس کے پیدا کردہ امراض کی وجہ سے تیس ہزار جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ ❸

❶ پردہ: ۴۷

❷ پردہ: ۴۵

❸ پردہ: ۵۷

جنگ عظیم سے پہلے موسیو بیولو فرانس کے اٹارنی جنرل نے اپنی رپورٹ میں ان عورتوں کی تعداد پانچ لاکھ بتائی ہے جو جسم فروشی کا دھندہ کرتی ہیں، اس فن کے لئے اشتہار سے پورا کام لیا جاتا ہے۔ ❶

یہ مختصر سے اقتباسات میں نے اس لئے پڑھنے کی زحمت دی کہ آپ غور کرسکیں کہ زنا کاری کے مفاسد کیا ہوتے ہیں اور ان سے قوم وملک کا کتنا زبردست جانی، مالی، اخلاقی اور سیاسی نقصان ہوتا ہے اور پھر یہ بھی سوچیں کہ زنا کاری کی سزا میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ کتنے سخت اور مہلک ہوتے ہیں۔ مزید یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ دنیا کا کوئی کامیاب ترین علاج بھی زنا کاری کے ''دنیاوی عذاب'' سے نہیں بچا سکتا اور ان بڑے مہذب، متمدن اور ترقی یافتہ ملکوں کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے اس کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ اسلام نے جن مفاسد کی طرف اشارے کئے ہیں وہ کتنے صحیح ہیں، اور قوانینِ عفت مرتب کر کے اس نے دنیا پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ ❷

ایک زنا کار ماں کا فلیٹ سے کود کر خودکشی کرنا

ایک مشہور مقالہ نگار نے اپنے ایک مقالے میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ امریکہ میں دوران قیام تین دن کی چھٹیاں گزارنے اٹلانٹا سے چارلسٹن گئے، ایک ملتانی دوست شریف حسن کے فلیٹ میں قیام کیا، رات کو پہنچے تو صبح ہی صبح پولیس نے سامنے والی بلڈنگ کو گھیر لیا، کچھ دیر میں ایک لاش لے کر چلی گئی، میرے دوست نے یہ کہانی سنائی جو اگلے دن وہاں کے اخبار میں شائع ہوئی۔

اس فلیٹ میں ایک شخص رہا کرتا تھا، اس کی بیوی اور وہ ڈبل روٹی بنانے کے کارخانے کے مالک تھے، ان کا ایک لڑکا بھی تھا جب لڑکا چار سال کا ہوا تو باپ مر گیا، اب ماں کی

❶ پردہ: ۵۰

❷ اسلام کا نظام عفت وعصمت: ص ۱۵۳ تا ۱۵۷

عمر شوہر کے مرنے کے وقت اکیس سال تھی، کارخانہ چلاتی تھی اور بچے کی نگرانی اس طرح کرتی کہ کارخانے کے قریب ''ڈے کیئر سنٹر'' میں لڑکے کو چھوڑ کر دن بھر کارخانے میں رہتی اور رات کو لڑکے کے ساتھ اپنے فلیٹ میں ایک بستر پر سوتی، ممکن ہے کہ ماں بیٹا نیم برہنہ یا برہنہ سوتے ہوں۔

لڑکے نے بچپن سے لڑکپن اور پھر لڑکپن سے جوانی اس طرح گزاردی، ماں نے لڑکے کو معاشرتی برائیوں سے بچانے کے لیے کسی لڑکی کے پاس نہ جانے دیا اور خود کو اسکے سپرد کردیا۔

شریف حسن نے بتایا کہ ان دونوں کو بوس و کنار کرتے ہوئے انہوں نے متعدد بار بالکونی میں دیکھا مگر ماں بیٹا سمجھ کر کبھی خیال نہ کیا، وہاں کے معاشرے میں تو ایسی بات قابل اعتراض نہ تھی، لڑکا سترہ، اٹھارہ سال کا ہوگیا، ماں گو چھتیس سال کی تھی مگر نوجوان لڑکی سی لگتی، اپنے بیٹے کو کسی گرل فرینڈ تو کیا کسی غیر مرد سے بھی بات نہ کرنے دیتی، کارخانے کے پرانے ملازمین کو نکال دیا اور نئے رکھ لیے، جنہیں انہوں نے آپس میں فرینڈز کہہ کر اپنا تعارف کروایا۔

اب یہ دونوں ماں بیٹے دوستوں کی طرح ساتھ رہتے تھے، مگر آہستہ آہستہ کبھی تلخ کلامی مار پیٹ بھی ہوجاتی، ایک دن ماں نے فلیٹ سے چھلانگ لگا کر جان دیدی، یہ وہ دن تھا جب ہم چارلسٹن میں تھے۔

اخبار میں ایک مزید خبر بھی تھی، وہ یہ کہ پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ اماں جان (گرل فرینڈ) سات ماہ کی حاملہ تھیں۔

یہ سب سن کر اور پڑھ کر ہم نے ﴿فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾ کہا اور امریکہ کی معاشرت پر لعنت بھیجی، جہاں نہ ماں ماں ہے اور نہ بیٹا بیٹا، سب فرینڈز ہیں، خدا ہم کو اس لعنت سے بچائے، یہ کہتے ہوئے ہم اٹلانٹا واپس آگئے۔ [1]

[1] ناقابل فراموش سچے واقعات: ۲۸۳، ۲۸۴

زانی کے بیٹے گونگے اور بہرے پیدا ہوئے

محمد یونس ایک کسان ہے اور اس کا تعلق چھانگا مانگا کے قریب چک نمبر ۱۱۷ سے ہے، چند سال پہلے تک وہ ہمیں روزانہ دودھ مہیا کرتا تھا، ۲۲-۴-۲۰۰۴ کو اس نے مجھے بتایا کہ تقریباً پچیس (۲۵) سال پہلے ہمارے گاؤں میں دو لڑکوں حبیب اور منظور نے ایک غریب آدمی کی گونگی بہری لڑکی سے زبردستی زنا کیا، جب ان دونوں کی وقت پر شادیاں ہوئیں، حبیب کے ہاں چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی، سب گونگے اور بہرے تھے، منظور کو خدا نے تین بیٹے عطا کئے، ان تینوں کے سر بڑے بڑے تھے، جنہیں یہ دائیں بائیں ہلاتے رہتے تھے، انہیں دیکھ کر خوف محسوس ہوتا تھا۔ ❶

زانی شخص کا قبر میں دردناک عذا میں مبتلا ہونا

یہ واقعہ ایک ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پیش آیا جسے انکی زبانی نقل کیا جارہا ہے:

۱۹۶۱ء میں ایک وارڈ میں بطورِ رجسٹرار کام کر رہا تھا۔ ایک رات عجیب خواب دیکھا جس کی وجہ سے چھ ماہ تک بیمار رہا۔ خواب میں مجھے ایک قبر کے اندر لے جایا گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مردہ تڑپ رہا ہے، یوں معلوم ہوتا ہے کہ سخت اذیت میں ہے، اس کا منہ کھلا ہوا تھا مگر اس سے آواز نہیں نکلتی تھی، بازو اور ٹانگیں شدید درد کی وجہ سے حرکت میں تھے، کافی دیر تک یہی حالت رہی پھر کچھ سکون ہو گیا، تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ ایک تیسرا شخص ایک چمکدار چابک جیسی چیز اس میت کی پیشاب کی نالی میں داخل کر رہا ہے جس کی اذیت سے وہ مردہ پھر ویسے ہی تڑپنے لگتا ہے۔

مردہ کی تکلیف دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا، میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اس میت کو یہ عذاب کیوں دیا جارہا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ مردہ دنیا کی زندگی میں زناکار تھا، جب سے مرا ہے، اسے یہی عذاب دیا جارہا ہے۔ میں کافی دیر تک یہ معاملہ دیکھتا رہا، مجھے

---

❶ مکافات عمل: ص ۴۶۲

مردے کی حالت پر بہت رحم آیا۔ ابھی میں یہ سزا دیکھ ہی رہا تھا کہ کسی نے پکڑ کر مجھے زمین پر لٹا دیا اور ویسی ہی چمک دار چابک نما چیز کسی نے میری پیشاب کی نالی میں داخل کر دی، مجھے اس شدت کی تکلیف ہوئی کہ میں ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ آج بھی جب مجھے یاد آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، بہر حال کافی دیر تک میں تڑپتا رہا، جب ہوش آیا تو اپنے بستر کو گیلا پایا اور تکلیف کی شدت ابھی تک محسوس ہو رہی تھی۔ میں سمجھا کہ میرا پیشاب نکل گیا ہے لیکن دیکھا کہ تکیہ تک پانی میں بھیگا ہوا ہے۔ اس کے بعد جب میں نے پیشاب کیا تو وہ خون کی طرح سرخ تھا اور یہ خون والا پیشاب کچھ ماہ تک جاری رہا اور اس دوران میں بہت کمزور ہو گیا۔ ہر قسم کے لیبارٹری ٹیسٹ، گردے، مثانے کے ایکسرے وغیرہ کروائے، بہت سے ڈاکٹر صاحبان سے مشورہ کیا اور علاج کروایا لیکن نہ تو اس بیماری کی وجہ معلوم ہو سکی اور نہ ہی افاقہ ہوا۔ اس دوران میں نے ملازمت سے بھی چھٹی لے لی، آخر کار دعا اور توبہ واستغفار کی طرف متوجہ ہوا تو اللہ تعالی نے اس تکلیف سے نجات دی۔ ❶

زانی شخص کی سات بیٹیوں کا جسم فروشی میں مبتلا ہونا

بی اے خاں صاحب تشریف لائے، یہ دیال سنگھ کالج میں میرے کولیگ تھے، انگریزی کے پروفیسر تھے، وائس پرنسپل تھے اور کچھ عرصہ قائم مقام پرنسپل بھی رہے، نواز خاں کی شہادت کے وقت یہی پرنسپل تھے۔ موصوف کسی زمانے میں کٹر کمیونسٹ تھے، دہریے تھے، خدا کا انکار کرتے تھے اور دینی تعلیمات کے سخت مخالف تھے، مگر اب اللہ نے انہیں ہدایت دے دی ہے، وہ بہت حد تک سیدھے راستے پر آ گئے ہیں اور اپنی گزشتہ زندگی پر متأسف ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ قیام پاکستان کے بعد ایک شخص دیال سنگھ کالج کا پرنسپل بنا جو بظاہر

❶ موت اور عذاب قبر کے عبرتناک مناظر وواقعات: ص ۱۹، ۲۰

سید کہلواتا تھا، بہت بڑے شاعر تھے، نامور نقاد تھا، لیکن پرلے درجے کا بدعمل تھا، اس نے کالج میں مخلوط تعلیم کو نافذ کردیا، لڑکیوں کو کثرت سے داخلے دے دیئے اور اس قدر بے باکی اور بے حیائی کا مظاہرہ کیا کہ وہ کسی نہ کسی لڑکی کو کسی بہانے سے روک لیتا اور اپنے آفس میں اس سے منہ کالا کرتا، بعد میں کلرک حضرات اس لڑکی کو بلیک میل کرتے، اس طرح یہ کالج تھوڑے عرصے میں چکلے کی صورت اختیار کرگیا اور پرنسپل اور پروفیسر حضرات سب اس حمام میں ننگے ہوگئے، یہ سلسلہ ۱۹۵۳ء تک جاری رہا۔

بی اے خاں صاحب نے بتایا کہ اس نام نہاد سید پرنسپل سے قدرتِ خداوندی نے خوب انتقام لیا، اس کی سات بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا، ساری بیٹیاں خوبصورت تھیں، اس کی رہائش مجیٹھہ ہال میں تھی، وہاں روزانہ شام کو ترقی پسند، کمیونسٹ حضرات جمع ہوتے، شعروشاعری کی محفل جمتی، خوب شراب چلتی، پرنسپل کی جوان بیٹیاں مہمانوں کو شراب پلاتیں اور باپ کی موجودگی میں یہ بے خدا، مادر پدر آزاد لوگ اس کی بیٹیوں سے وہی سلوک کرتے جو یہ کالج کی طالبات سے کرتا تھا، بی اے خاں نے بتایا کہ یہ شخص بڑا ہی بے غیرت تھا، شرم وحیا نام کی کوئی چیز اس کے قریب بھی نہیں پھٹکی تھی، اور مکافاتِ عمل کے تحت اس کے ساتھ یہی کچھ ہونا چاہیے تھا۔ [1]

لواطت کرنے والے کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہوگا

عمرو بن اسلم دمشقی رحمہ اللہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مقام ثغر میں ایک شخص کی موت واقع ہوگئی اور اس کو دفن کردیا گیا، تیسرے دن اتفاق سے اس کو کھودیا گیا تو قبر کی اینٹیں سب اپنی جگہ پر تھیں، اس کی لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا یعنی مردہ غائب تھا۔ حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ سے اس واقعہ کا ذکر کرکے اس کا سبب دریافت کیا گیا، تو انھوں نے کہا کہ ہم نے ایک حدیث سنی ہے کہ قوم لوط کا عمل

[1] مکافات عمل: ص ۵۰۵، ۵۰۶

کرنے والا شخص جب مرجاتا ہے تو اس کو اس کی قبر سے اُٹھالیا جاتا ہے اور وہ قوم لوط کے ساتھ رہتا ہے اور جب قیامت ہوگی تو وہ ان ہی کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ ❶

بے حیائی کی وجہ سے شرمگاہ سے کیڑوں کا نکلنا اور سوء خاتمہ

واقعہ کا راوی بیان کرتا ہے ہم لوگوں نے ایک کشتی میں سوار ہوکر مختلف شہروں کا چکر لگانے کا فیصلہ کیا تاکہ اپنے لیے اللہ کی زمین کے کسی حصے میں ذریعہ معاش تلاش کریں۔ ہمارے ساتھ ایک صالح، پاک طینت اور خوش اخلاق نوجوان بھی آ گیا۔ اس کے چہرے پر تقویٰ اور للٰہیت کے آثار نمایاں تھے۔ جب بھی دیکھتے وہ باوضو ہوتا اور اللہ تعالی کی عبادت میں مگن رہتا، مہلت پاتا تو صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دیتا۔ نماز کا وقت ہوتا تو خود اذان دیتا اور ہماری امامت وہی کرتا، ہم میں سے جو نماز سے پیچھے رہ جاتا یا تاخیر کرتا تو اُسے سرزنش کرتا، ہمارے پورے سفر میں اس نوجوان کا یہی معمول رہا۔

ہم بحری سفر طے کرتے ہوئے ہند کے ایک جزیرے پر جا پہنچے۔ وہاں کچھ عرصہ قیام کے لیے کشتی سے اترے، ہم لوگ یہاں پر خرید وفروخت کرتے اور رات کو کشتی کی طرف لوٹ آتے۔ کشتی والوں میں کچھ گمراہ لوگ بھی تھے۔ وہ لہو ولعب اور خواہشات نفس کی تکمیل کے لیے فسق وفجور کے اڈوں اور طوائف خانوں کے پھیرے لگایا کرتے تھے۔ اُن کے برعکس ادھر یہ نیک بخت نوجوان ہمیشہ کشتی ہی میں رہتا کشتی سے اتر کر باہر گھومنے پھرنے نہ جاتا بلکہ اس مدت میں اپنا سارا وقت کشتی کی مختلف چیزوں کی اصلاح ومرمت میں گزارتا تھا۔ وہ رسی بٹتا تھا اور اس سے کشتی کی لکڑیاں درست کر کے باندھتا تھا۔ بقیہ اوقات ذکر اذکار، قراءت قرآن اور نماز میں صرف کرتا تھا۔

راوی آگے نہایت افسوس سے بیان کرتا ہے، ایک مرتبہ ہم لوگ کشتی سے نکلے، وہ

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عمرو بن اسلم العابد، ج۴۵ ص۴۰۶ رقم الترجمة: ۵۳۱۱

نوجوان معمول کے مطابق اپنے نیک اعمال میں مشغول تھا، کشتی میں اس کے ایک دوست نے اسے کہا: ارے بھئی! تم ہر وقت کشتی سے چمٹے رہتے ہو، کبھی باہر نکلو۔ گھومو پھرو، باہر کیوں نہیں جاتے؟ کشتی سے کیوں نہیں اترتے تاکہ دنیا کی حقیقت سے آگاہ ہوسکو اور اُن دنیاوی چیزوں میں غور وفکر کرسکو جو تمھارے دل کا دریچہ کھولنے اور نفس کو مانوس کرنے میں معاون ثابت ہوں؟ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ سرکشی میں مبتلا کرنے والے اڈوں اور اللہ کی نافرمانی کے لیے مخصوص ٹھکانوں پر چلو، نہ میں یہ تقاضا کرتا ہوں کہ ان مقامات کی سیر کرو جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، مگر مباح چیزوں کو دیکھنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے وہاں کے بازاروں اور طرح طرح کے کھیل تماشوں کا نقشہ کچھ اس خوبصورتی سے پیش کیا کہ وہ بے اختیار ہو کر کہنے لگا:

کیا اس دنیا میں واقعی ایسی دلچسپ چیزیں بھی ہیں جو تم بیان کر رہے ہو؟

برے ساتھی نے کہا: ہاں ہاں! دنیا تو دور کی بات ہے، اسی جزیرے میں یہ ساری چیزیں موجود ہیں۔ کنویں کے مینڈک نہ بنو، ذرا کشتی سے اتر کر دیکھو، پھر دیکھنا کتنا مزہ آتا ہے اور تمھیں کتنی خوشی نصیب ہوتی ہے!

صالح نوجوان اپنے ساتھی کے اصرار پر کشتی سے اتر آیا۔ دونوں بازاروں کا چکر لگانے لگے، چلتے چلتے دونوں ایک ایسے راستے پر ہو لیے جو بہت تنگ اور چھوٹا سا تھا۔ وہ اس راستے پر چلتے رہے، راستے کے آخر میں ایک چھوٹا سا گھر تھا، برا ساتھی اس گھر میں گھس گیا اور نوجوان سے کہا: تھوڑی دیر انتظار کرو، میں جلد ہی واپس آ رہا ہوں لیکن خبردار! تم اس گھر کے قریب نہ پھٹکنا۔

یہ نیک نوجوان اُس گھر کے دروازے سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا اور ذکر اذکار اور قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہو گیا، زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک آوارہ قہقہہ گونجا۔ نوجوان حیران ہوا، نظر اُٹھائی تو سامنے ایک نہایت خوبصورت لڑکی نظر آئی نوجوان

نے اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا، پھر اس کا نفس امارہ حرکت میں آیا، وہ آگے بڑھا۔ دروازے کے قریب پہنچا اور دھیان سے گھر کے اندر کی گفتگو سننے لگا۔ اتنے میں پھر ایک قہقہے کی آواز سنائی دی جس نے اس کے جذبات میں ہل چل سی مچادی۔ اب وہ لپک کر دروازے سے چمٹ گیا اور سوراخ سے جھانکا تو ہکا بکا ہو گیا، اس کی نگاہ ایسے مناظر پر پڑی جو اس کے لیے بالکل نئے تھے۔ وہ ایسے عریاں مناظر کا مشاہدہ کرتا رہا جنہیں پہلے دیکھنا اسے ہرگز گوارا نہ تھا، نہ اس قسم کی چیزیں پہلے کبھی اس نے دیکھی تھیں، پھر وہ اپنی جگہ واپس آ کر بیٹھ گیا۔ جب اس کا براساتھی دروازے سے باہر آیا تو نوجوان نے اُسے لتاڑا: ارے! تو کیسے گھناؤنے فعل میں مبتلا تھا، تیرا ستیاناس ہو! تیری یہ حرکت اللہ کا غصہ بھڑکانے والی ہے۔

راوی آگے بیان کرتا ہے: ہم رات کو دیر سے کشتی کی طرف آئے اور آتے ہی سو گئے۔ اِدھر نوجوان رات بھر جاگتا رہا جو کچھ اس نے دن میں دیکھا تھا، اُس کے خیالوں کا رُخ بار بار انھی مناظر کی طرف مڑ جاتا تھا۔ اگلی فجر طلوع ہوئی اور روشنی نے تاریکی کا پردہ چاک کیا تو سب سے پہلے کشتی سے اترنے والا وہی نوجوان تھا۔ وہ سیدھا فحاشی والے مکان کے پاس پہنچا اور بلاتردد اس میں داخل ہو گیا۔ پھر وہ سب کچھ بھول کر اگلے دو دن تک شراب وشباب میں ڈبکیاں لگاتا رہا۔

ادھر کشتی ران نے کشتی سے نوجوان کو غائب پایا تو پوچھا: مؤذن کدھر گیا؟ ہمارا امام کہاں ہے؟ کیا وہ نوجوان چلا گیا؟

کشتی میں موجود لوگوں میں سے کسی نے کشتی ران کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اس نے لوگوں کو نوجوان کی تلاش کے لیے مختلف مقامات پر بھیجا۔ جب کشتی ران کو اطلاع ملی کہ فلاں شخص نے نوجوان کو بہکا کر ایک بدنام زمانہ مکان کی سیر کرائی تھی تو اس نے اسے ڈانٹ پلائی اور کہا: تجھے اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں، کیا تجھے اس کی دردناک سزا

سے ڈر نہیں لگتا؟ جا اور نوجوان کو جلد سے جلد بلا کر لا!

بہکانے والا شخص نوجوان کو بلانے گیا لیکن نوجوان نے واپس آنے سے انکار کر دیا۔ اس بہکانے والے آدمی نے اُس سے بڑی منت سماجت سے بار ہا کہا کہ کشتی کا کپتان تمھیں بلا رہا ہے، اب تمھیں واپس چلنا چاہیے۔ نوجوان نے اس کی ایک نہ سنی۔ اب وہ اس رنگین دنیا سے جُدا ہونے کو تیار نہ تھا، اُس نے واپسی کا ہر تقاضا مسترد کر دیا۔

جب جہاز ران کو اُس کے واپس آنے سے انکار کی اطلاع ملی تو اس نے چند لوگوں کو بھیجا اور کہا کہ نوجوان کو زبردستی پکڑ لاؤ، چنانچہ وہ لوگ آئے اور نوجوان کو زبردستی کشتی پر لے گئے۔

راوی آگے بیان کرتا ہے: جب کشتی اپنے شہر روانہ ہوئی اور اس میں سوار لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تو وہ نوجوان کشتی کے ایک گوشے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس کی آہ و بکا سُن کر یوں لگتا تھا جیسے اب اس کے دل کی رگیں پھٹ جائیں گی۔ لوگ اس کے سامنے کھانا پیش کرتے لیکن وہ کھانے کو ہاتھ نہ لگاتا اور کسی سے کوئی بات نہ کرتا۔ وہ کئی دنوں تک اسی طرح بھوکا پیاسا آہ وزاری کرتا رہا۔ ایک رات اس کی آہ و بکا بہت تیز ہو گئی، اس کے پھوٹ پھوٹ کر رونے اور سسکیاں بھرنے کی وجہ سے کشتی میں سوار تمام لوگوں کی نیند اڑ گئی۔

بالآخر کشتی ران آیا اور اس نوجوان سے کہا: ارے! کیا تجھے اللہ کا خوف نہیں، آخر تجھے کیا ہو گیا؟ تیرے رونے دھونے کی صداؤں نے ہماری نیند اڑا کر رکھ دی ہے۔ تیرا ناس ہو، آخر ایسی کیا چیز ہے جس نے تجھے بدل کر رکھ دیا ہے، آخر تجھ پر کون سی آفت آن پڑی ہے؟ نوجوان نے انتہائی افسوس کے ساتھ مریل لہجے میں جواب دیا: مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، تم نہیں جانتے کہ مجھے کسی آفت نے گھیر رکھا ہے۔

کشتی ران نے پوچھا: بتا تو سہی، تجھے کون کسی مصیبت لاحق ہو گئی؟

نوجوان نے اپنی شرمگاہ کھول کر کشتی ران کو دکھلائی، اس کی شرمگاہ سے نہایت کریہہ کیڑے گر رہے تھے۔ کشتی ران نے یہ گھناؤنا منظر دیکھا تو اس پر کپکپی طاری ہوگئی، وہ بے ساختہ بولا: ہم ایسی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ یہ کہہ کر کشتی ران اس کے ہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

فجر سے کچھ دیر پہلے ایک زبردست چیخ نے کشتی والوں کی آنکھیں کھول دیں۔ لوگ چیخ مارنے والے کی طرف لپکے تو دیکھا وہ نوجوان موت کے شکنجے میں جا چکا ہے اور اپنے دانتوں سے کشتی کی لکڑی پکڑے ہوئے ہے۔

کشتی والوں نے ''إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ'' پڑھا اور اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعائیں کرنے لگے۔ اس کے بعد اس نوجوان کا قصہ درس عبرت کے طور پر باقی رہ گیا۔ (1)

ہم جنس پرستی کرنے والے کا بھیانک انجام

یہ واقعہ پاکستان بننے سے ایک سال پہلے یعنی ۱۹۴۶ء کا ہے، میری عمر اس وقت آٹھ سال تھی اور میں قریبی گاؤں ہیلاں کے گورنمنٹ مڈل اسکول میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا، حسین شاہ کا تعلق ہمارے ہی گاؤں سے تھا، وہ نمبردار کا بیٹا تھا اور اگرچہ پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا مگر اس کی عمر خاصی زیادہ تھی ہٹا کٹا نوجوان تھا۔

اسی اسکول میں ہیلاں کا ایک ہندو لڑکا دچھی رام بھی پڑھتا تھا، وہ شاید چوتھی جماعت میں تھا اور بہت خوبصورت تھا۔ ایک روز حسین شاہ کی نیت میں فتور آیا، اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر سازش تیار کی اور بیر کھلانے کے بہانے اصرار کر کے دچھی رام کو قریبی نہر پر لے گیا اور وہاں حسین شاہ اور اس کے بدقماش دوستوں نے مل کر دچھی رام سے زبردستی بدفعلی کی، وہ بے چارہ روتا رہا، ان کی منتیں کرتا رہا لیکن کسی نے اس پر رحم نہ کھایا۔

---

(1) سنہرے نقوش: ۳۴۹ تا ۳۵۳/ مائة قصة وقصة للشهاوی، ص ۲۷۰

اس واقعے کے بعد حسین شاہ پر اللہ کی یہ لعنت طاری ہوئی کہ جنسی حوالے سے وہ شدید قسم کی مجرمانہ ذہنیت میں مبتلا ہو گیا اور اپنے بیگانے کا امتیاز کھو بیٹھا، بھابھی کو بہت تنگ کرتا اور محلے کی خواتین کے لئے عذاب بن گیا، جہاں کسی کا دروازہ کھلا دیکھتا اندر گھس جاتا اور خواتین پر مجرمانہ حملہ کرنے کی کوشش کرتا، اس وجہ سے وہ گاؤں کا انتہائی قابلِ نفرت کردار بن گیا۔

کئی سال اسی کیفیت میں گزر گئے حتی کہ ایک روز اس نے ظلم کی انتہا کر دی، کوئی اجنبی مسافر لڑکا گاؤں میں آیا تھا اور مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس ظالم نے اسے دبوچ لیا اور مسجد کے اندر ہی اس کی بے حرمتی کر ڈالی، وہ چیختا رہا، شور مچاتا رہا، مگر دوپہر کا وقت تھا، سب لوگ گھروں میں دبکے ہوئے تھے، اس لئے کوئی بھی اس کی مدد کو نہ آیا، البتہ ایک عورت نے اس کی چیخ پکار سن کر مسجد کے اندر جھانکا اور یہ قبیح منظر دیکھ لیا۔

حسین شاہ فارغ ہو کر ایک شادی والے گھر میں جا کر بیٹھ گیا اور بے چارہ مظلوم لڑکا روتا ہوا گاؤں سے باہر نکل گیا، گوندلوں کے چار پانچ لڑکے ایک درخت کے نیچے دوپہر گزار رہے تھے، اس عورت نے انہیں جا کر اس حادثے کی اطلاع دی، وہ بھاگ کر اس لڑکے کے پاس گئے، اس سے واقعے کی تصدیق کی اور پھر حسین شاہ کو تلاش کرنے لگے جو شادی والے ایک گھر میں بیٹھا حلوہ پکنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ان لڑکوں نے باہم مشورہ کر کے تہیہ کر لیا کہ آج حسین شاہ کو اس کی بدمعاشی اور خانہ خدا کی بے حرمتی کی سزا دی جائے، یہ حسین شاہ کے پاس گئے اور اسے بہانے سے بہلا پھسلا کر ایک حویلی میں لے گئے اور وہاں اس کو وہ ماردی، اس شدت سے زدوکوب کیا کہ اُس کی چیخیں نکل گئیں، وہ زور زور سے چلّا رہا تھا کہ گوندلوں نے مجھے قتل کر دیا ہے۔

اسی حالت میں وہ جا کر نہر کے درختوں میں گم ہو گیا اور پھر کبھی کسی کو نظر نہیں آیا، لگتا ہے کہ اس نے نہر میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تھی، کیا عجب کہ یہ وہی جگہ ہو جہاں اس نے دچھی رام سے جرم عظیم کا ارتکاب کیا تھا۔ (1)

---

(1) مکافات عمل: ص ۴۴۵ تا ۴۴۷

زنا سے پیدا ہونے والے دوسو اکتالیس بچوں کی لاشیں

ایدھی ٹرسٹ کے بانی عبدالستار ایدھی کی اہلیہ نے اطلاع دی ہے کہ پاکستان کے مختلف ایدھی سینٹروں کے ذریعہ گزشتہ ماہ ۲۴۱ نوزائیدہ بچوں کی لاشیں ملی ہیں جنہیں دفنا دیا گیا ہے۔ جب کہ گزشتہ ماہ کے دوران کراچی اور دیگر علاقوں سے ملنے والے ۳۲ زندہ نوزائیدہ بچوں اور بچیوں کو لاوارث سینٹر میں پہنچا دیا گیا ہے۔ بیگم ایدھی نے کہا کہ نوزائیدہ زندہ اور مردہ بچوں کی اس تعداد سے پاکستانی عوام کو اندازہ ہونا چاہیے کہ اس طرح سے نہ جانے کتنے معصوم نوزائیدہ بچے اپنے ناکردہ گناہوں کی وجہ سے موت کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ محترمہ نے کہا کہ ایسے افراد جو اپنے ایک گناہ کو چھپانے کے لیے ان معصوموں کو قتل کر دیتے ہیں ان سے بار بار اپیل کی گئی ہے کہ خدارا وہ اپنے گناہ اور جرم کو چھپانے کے لیے قتل جیسے سنگین جرم کے مرتکب نہ ہوں بلکہ ان بچوں کو ہمارے سینٹر میں پہنچا دیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ایسے چار ہزار بچے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے بے اولاد پاکستانی جوڑوں کے حوالہ کئے گئے ہیں۔ [1]

یہ اعداد وشمار صرف ایک ٹرسٹ کے ہیں ورنہ ملک میں ہزاروں نوزائید بچے گلہ گھونٹ کر ختم کر دیئے جاتے ہیں یا گلی کے کنارے بے یارو مددگار چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اسلامی قوانین سے انحراف اور یورپی تقلید نے محض زنا جیسے خبیث جرم پر ہی آمادہ نہیں کیا بلکہ قتل جیسے سنگین گناہ پر بھی مجبور کر دیا۔

زنا کی وجہ سے لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو کر جوانی میں موت

راقم الحروف کا ایک کلاس فیلو تھا شرافت خان ان کا خاندان ہزارہ سے نقل مکانی کر کے لاہور آباد ہوا تھا۔ وہ خوب چوڑا، چکلا، صحت مند اور خوبصورت تھا۔ میٹرک کے بعد پڑھائی میں اس کا دل نہ لگا اور وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ قسمت آزمائی کرتے ہوئے

[1] نوجوان تباہی کے دھانے پر: ص ۱۷۴

سویڈن پہنچ گیا۔ تین سال کے قلیل عرصہ میں وہ خود تو ملنے نہ آ سکا لیکن ایک دن اس کی لاش اس کے گھر میں پہنچ گئی۔ اس کے گھر والوں پر جو بیتی وہ ایک علیحدہ داستان ہے تاہم اس کے ہم سفر دوست نے اس کی موت کی جو وجہ بیان کی اسے سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور کافی دیر بعد میں اپنے اوسان بحال کرنے کے قابل ہوا۔ اس نے جو بتایا وہ اس کی زبانی سنیے:

ہم دونوں دوستوں نے آپس میں عہد کیا تھا کہ محنت مزدوری کر کے پیسہ کمائیں گے، تاکہ اپنے گھر والوں کو معقول رقم بھیج سکیں۔ نیز ہم نے یہ بھی عہد کیا تھا کہ شراب وشباب کے نزدیک بھی نہیں بھٹکیں گے اور ہر قسم کی عیاشی سے گریز کریں گے۔

الحمدللہ! میں تو اپنے اس عہد میں قائم رہا لیکن شرافت خان کی شرافت جلد ہی جواب دے گئی۔ اس کی ایک وجہ اس کی غیر معمولی خوبصورتی بھی تھی۔ لڑکیاں اس پر یوں گرتی تھیں جیسے گُڑ پر مکھیاں! ایک ''آنٹی ٹائپ'' عورت تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئی۔ اس نے شرافت خان کو ہر ماہ اتنی رقم دینا شروع کر دی کہ وہ ان میں سے اچھی خاصی رقم پاکستان اپنے گھر بھیجتا اور خود بھی عیش وعشرت سے رہتا۔ اس کے عوض اس عورت کا ایک ہی مطالبہ تھا۔ بدفعلی اور بدفعلی۔ اس عورت کی جنسی خواہش ''جوع البقر'' کی طرح تھی جو کہ کبھی تسکین سے ہم کنار نہ ہوتی۔ وہ جنسی تعلقات قائم کرنے کے ضمن میں دن دیکھتی نہ رات اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہمارے دوست کے پاس ہمارے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے چند لمحے نکالنا بھی مشکل ہو گیا اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں اس جنسی بلی نے شرافت خان کو نچوڑ کر رکھ دیا۔ شرافت خان جنسی اور جسمانی کمزوری کا شکار ہو گا۔ عورت اور دولت کی ہوس نے شرافت خان کو جنسی طاقت کے انجکشنوں کا راستہ دکھلایا۔ پہلے پہلے تو ایک آدھ انجکشن بھی کام دے جاتا لیکن آخر کار وہ بے تحاشا انجکشن لگوانے لگا اور اس کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی گئی۔ ایک

روز طبیعت بگڑنے پر اسے ڈاکٹر کے پاس لے جا کر چیک اپ کرایا گیا تو پتہ چلا کہ وہ تو چند دنوں کا مہمان ہے، کیوں کہ ڈاکٹر کے بقول اس کا جگر، معدہ، اور گردے غرض یہ کہ پورا جسمانی سسٹم ناکارہ ہو چکا تھا اور بالآخر وہ اپنے انجام کو پہنچا۔ دوسری طرف وہ عورت بھلی چنگی ہے اور کسی نئے شکار کی تلاش میں ہے۔ (۱)

جیسی کرنی ویسی بھرنی

ایک شخص سونا فروخت کرتا تھا، ان کی اولاد نہیں تھی، تو میاں بیوی نے مشورہ کیا کہ ہم کوئی بچہ لے لیتے ہیں اور اس بچے کو پالتے پوستے ہیں تا کہ یہ ہمارے بوڑھاپے کا سہارا بن سکے، تو انہوں نے ایک بچہ لیا اور اس بچے کی خدمت کرتے رہے، یہاں تک وہ بچہ بالغ ہو گیا، نو جوان ہو گیا، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اس شخص کی گھر والی نے اپنے اس بیٹے کو جوان کا منہ بولا بیٹا تھا مٹکا دیا کہ بیٹا! جاؤ نہر سے پانی لے کر آؤ، وہ بیٹا جب اس اپنی ماں کے ہاتھ سے مٹکا لینے لگا تو اپنی ماں کے ہاتھ کو شہوت سے دبایا اور اس کی طرف غلط ارادہ سے بڑھنے لگا، تو ماں نے ایک دم جھڑک دیا کہا: بد بخت دور ہو جا، ہم نے تیری نشو نما پرورش کی تو ہمارا سہارا بنے، آج تو نے غلط نگاہ میری طرف ڈالی، تو ایک دم وہ لڑکا باہر چلا گیا، یہ خاتون گھر کے کمرے میں آئی رونے لگ گئی، اتنے میں شوہر آ گیا، شوہر نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہا: جس بچہ کو ہم نے پالا پوسا تھا آج تو اس نے میری طرف غلط ہاتھ بڑھایا ہے، جب یہ بات کہی تو شوہر نے سر جھکایا، اس کی آنکھوں میں بھی آنسوں تھے، تو پوچھا تم کیوں رو رہے ہو؟ کہا: غلطی اس لڑکے کی نہیں غلطی میری ہے، کہا: آپ کی کیا غلطی ہے؟ کہا: میں سونا بیچتا ہوں، آج چند عورتیں آئیں تھیں سونا خریدنے کے لئے اس میں سے ایک لڑکی کو سونے کی چوڑیاں پسند آئیں، جب میں نے اسے دی تو اس نے کہا: میرے ہاتھ میں پہنا دیں تو جس وقت

(۱) نو جوان تباہی کے دہانے پر: ص ۱۸۴، ۱۸۵

میں اُسے سونے کی چوڑیاں پہنا رہا تھا تو میں شہوت سے دبا رہا تھا تو میں نے غیر محرم کے ہاتھ کو شہوت سے دبایا، تو گھر میں پلنے والے بیٹے نے تیرے ہاتھ کو شہوت سے دبایا۔

تو زنا کا بدلہ چکا دیا جاتا ہے، اس لئے ہر صورت میں زنا جیسے بڑے گناہ سے انسان اپنے آپ کو بچائے، اس سے زندگی کا سکون ختم ہو جاتا ہے، رزق میں بے برکتی آجاتی ہے، چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، بیوی کے دل سے محبت ختم ہو جاتی ہے، ازدواجی زندگی کا سکون غارت ہو جاتا ہے، اولاد وحشت محسوس کرنے لگتی ہے، دل کمزور ہو جاتا ہے، پرسکون نیند رخصت ہو جاتی ہے، جوانی میں بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں، جسم لا علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، دل کی دھڑکن بھڑ جاتی ہے، معدہ اپنی رفتار میں کام نہیں کرتا، ہر وقت خوف رہتا کہیں کوئی اس کی حرکت پر مطلع نہ جائے، ایک وقت آتا ہے کہ انسان نیک صالح اولاد سے محروم ہو جاتا ہے، اور یہ عمل بد معاذ اللہ اہلیہ اور اولاد میں بھی سرایت کر جاتا ہے، پھر نہ انسان جی سکتا ہے اور نہ مر سکتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو پاک دامنی کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر



مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات و دروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: 03112645500

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا- کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422